TUE.7.July.2026
VOLUME:22 NO:159
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 7/ جولائی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 159
21/محرم الحرام 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

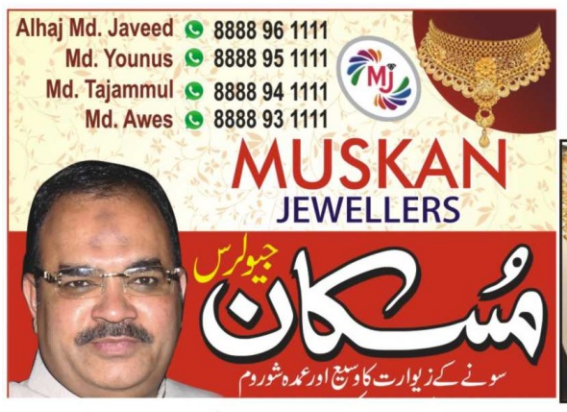

مہاراشٹر میں موسلا دھار بارش

مغربی ریلوے کا نظام درہم برہم

20 سے زائد طویل فاصلے کی ٹرینیں راستے میں پھنسی

ممبئی: (ایجنسیز) مہاراشٹر کی راجدھانی ممبئی سمیت ریاست کے متعدد علاقوں اور جنوبی گجرات میں مسلسل موسلا دھار بارش نے معمولاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ ریلوے خدمات کو بھی شدید متاثر کر دیا۔ مغربی ریلوے کے اہم راستوں پر پٹریوں کے زیر آب آنے کے باعث طویل فاصلے کی بیس سے زائد ٹرینیں مختلف اسٹیشنوں پر روک دی گئیں، جبکہ مجموعی طور پر 40 سے زیادہ ریل خدمات بارش، آبی جماؤ اور دیگر رکاوٹوں سے متاثر رہیں۔ ریلوے حکام کے مطابق سب سے زیادہ اثر وسئی روڈ، ویرار، سفالے اور پالگھر کے درمیان ریلوے سیکشن پر پڑا، جہاں شدید بارش کے باعث پٹریوں پر پانی جمع ہوگیا۔ دوپہر تک ویرار، وانگاؤں، پالگھر، دہانو روڈ اور ولساڈ سمیت کئی اسٹیشنوں پر کم از کم 22 طویل فاصلے کی ٹرینیں کھڑی رہیں اور ان کی روانگی ممکن نہ ہوسکی۔ حکام نے بتایا کہ خراب موسمی حالات کے باعث متعدد ٹرینوں کے اوقات میں تبدیلی کی گئی، 10 ٹرینیں منسوخ کر دی گئیں، جبکہ کئی ٹرینوں کو اپنے مقررہ مقام تک پہنچنے سے پہلے ہی مختلف اسٹیشنوں پر روک کر ان کا سفر ختم کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ کچھ ٹرینوں کے راستے بھی تبدیل کیے گئے تاکہ مزید ریل گاڑیوں کو متاثرہ حصوں میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔ اطلاعات کے مطابق پالگھر ضلع میں صرف دو گھنٹوں کے دوران تقریباً 300 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جس کے بعد صورتحال انتہائی سنگین ہوگئی۔ اس دوران باندرہ ٹرمینس سے شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا جانے والی ایکسپریس، ممبئی سینٹرل سے حضرت نظام الدین راجدھانی ایکسپریس اور دادر سے پوربندر سوراشٹر ایکسپریس سمیت کئی اہم ٹرینیں راستے میں پھنس گئیں۔ مغربی ریلوے نے صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لیے ممبئی۔احمد آباد مرکزی ریلوے لائن پر آمدورفت بحال کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اسی مقصد سے احمد آباد، جودھ پور اور بھج سے آنے والی کئی ٹرینوں کو واپی اور سورت اسٹیشنوں پر ہی روک دیا گیا تاکہ پانی میں ڈوبے ہوئے ریلوے سیکشن پر اضافی دباؤ نہ پڑے۔ مسافروں کی سہولت کے لیے ریلوے انتظامیہ نے رضاکار تنظیموں کے تعاون سے خوراک، پینے کے پانی اور ہلکی غذائی اشیا فراہم کرنے کا انتظام کیا۔ ریلوے کے چیف پبلک ریلیشنز افسر ونیت ابھیشیک کے مطابق پالگھر میں حضرت نظام الدین۔ممبئی سینٹرل غریب رتھ ایکسپریس کے مسافروں میں تقریباً پانچ سو غذائی پیکٹ تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ ممبئی سینٹرل، باندرہ ٹرمینس اور سورت سمیت بڑے اسٹیشنوں پر امدادی مراکز بھی قائم کیے گئے ہیں۔ شدید بارش کا اثر ممبئی کی مضافاتی ریل خدمات پر بھی پڑا۔ بوریولی اور چرچ گیٹ کے درمیان لوکل ٹرینیں پندرہ سے بیس منٹ کی تاخیر سے چلتی رہیں، جبکہ ویرار سے دہانو سیکشن پر خدمات سب سے زیادہ متاثر رہیں۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنی متعلقہ ٹرین کی تازہ صورتحال ضرور معلوم کر لیں تاکہ غیر ضروری پریشانی سے بچا جا سکے۔

اپوزیشن کا مہایوتی حکومت پر بدعنوانی اور ناقص بنیادی ڈھانچے کا الزام

ممبئی: مہاراشٹر میں مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث ممبئی اور اس کے اطراف کے علاقوں میں معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ سڑکوں پر پانی جمع ہونے، درخت گرنے، لینڈ سلائیڈنگ اور بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کے درمیان ریاست میں سیاسی محاذ بھی گرم ہوگیا ہے۔ شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رہنما سنجے راؤت، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے مہایوتی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا، جبکہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے صورتحال سے نمٹنے کے لیے ریاستی مشینری کے مکمل طور پر متحرک ہونے کا دعویٰ کیا۔ سنجے راؤت نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ کو بارش میں رین کوٹ پہن کر ممبئی کا دورہ کرنا چاہیے تاکہ انہیں شہر کی حقیقی حالت کا اندازہ ہو سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت ترقی کے بڑے بڑے دعوے کرتی ہے، لیکن زمینی حقیقت یہ ہے کہ بنیادی ڈھانچہ شدید بارش کے سامنے بے بس دکھائی دے رہا ہے۔ انہوں نے ممبئی۔پونے مسنگ لنک منصوبے کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ وہاں صرف گڑھے ہی نہیں بلکہ کئی مقامات پر ڈھانچہ بھی متاثر ہوا ہے، جو بدعنوانی اور کمیشن خوری کا نتیجہ ہے۔ راؤت نے حکومت پر یہ بھی الزام عائد کیا کہ سرکاری منصوبوں میں ٹھیکیداروں کو غیر معمولی فائدہ پہنچایا جا رہا ہے اور عوامی وسائل کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ انہوں نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن میں گزشتہ ساڑھے چار برس کے انتظامی دور پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ میٹھی ندی کی صفائی سمیت کئی منصوبوں میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت ماضی کی حکومتوں پر تنقید کرنے کے بجائے اپنی کارکردگی کا حساب دے۔ ادھر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے کہا کہ ریاست میں جاری بڑے ترقیاتی منصوبوں کے دوران ماحولیات کے تحفظ کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق ترقی کے نام پر بڑے پیمانے پر درختوں کی کٹائی کی گئی، جس کے نتیجے میں قدرتی توازن متاثر ہوا اور شدید بارش کے دوران عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ تمام بڑے منصوبوں کا آزادانہ آڈٹ کرایا جائے اور عوام کے سامنے حقائق رکھے جائیں۔ سپریا سولے نے حالیہ بارش، لینڈ سلائیڈنگ اور دیگر حادثات میں ہونے والی اموات پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ممبئی اور پونے جیسے اہم شہروں میں بنیادی ڈھانچے کی ناکامی انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے۔ انہوں نے ان تمام واقعات کی غیر جانبدارانہ جانچ اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے رام مندر کے نذرانوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر مذہبی مقامات پر بھی بدعنوانی ہوئی ہے تو اس کی مکمل تحقیقات ہونی چاہئیں۔ دوسری جانب وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں بتایا کہ ممبئی میٹروپولیٹن خطہ، تھانے، رائے گڑھ، پالگھر، پونے اور ناسک کے کئی علاقوں میں معمول سے کہیں زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ہنگامی خدمات کو انتہائی چوکس رکھا گیا ہے جبکہ قومی آفات سے نمٹنے والی فورس، ریاستی آفات سے نمٹنے والی فورس اور مقامی ادارے پوری صلاحیت کے ساتھ امدادی اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ زیر اعلیٰ کے مطابق محکمہ موسمیات نے کئی اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے اور تیز ہواؤں کے باعث درخت گرنے اور عمارتوں کو نقصان پہنچنے کے خدشات برقرار ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلیں، ساحلوں، آبشاروں اور تفریحی مقامات کا رخ کرنے سے گریز کریں اور انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کریں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ شدید متاثرہ علاقوں میں شہریوں کو وقفے وقفے سے ہنگامی پیغامات بھی بھیجے جا رہے ہیں۔ شدید بارش کی صورت حال کے پیش نظر مہاراشٹر اسمبلی کی کارروائی بھی پورے دن کے لیے ملتوی کر دی گئی تاکہ حکومت اور انتظامیہ مکمل توجہ امدادی سرگرمیوں پر مرکوز رکھ سکیں۔

جلال آباد اب پرشورام پوری ہوگیا

یوگی حکومت کا ناموں کی تبدیلی کا سلسلہ جاری

لکھنؤ: اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے شاہجہانپور ضلع کے تاریخی قصبے جلال آباد کا نام تبدیل کرکے پرشورام پوری رکھنے کی حتمی منظوری دے دی ہے۔ ریاستی کابینہ نے پیر کے روز اس تجویز کی توثیق کی، جس کے بعد نام کی تبدیلی کی سرکاری کارروائی مکمل ہونے کی راہ ہموار ہوگئی۔ اس سے قبل مرکزی وزارت داخلہ اس تجویز پر عدم اعتراض ظاہر کر چکی تھی۔ ریاستی حکومت کے مطابق جلال آباد کو ہندو روایت میں بھگوان پرشورام کی جنم بھومی کے طور پر مانا جاتا ہے اور یہاں ان سے منسوب ایک قدیم مندر بھی موجود ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اسی تاریخی اور مذہبی نسبت کی بنیاد پر شہر کا نام پرشورام پوری رکھنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ یہ تجویز پہلے مقامی بلدیہ نے منظور کی، بعد ازاں ریاستی حکومت نے اسے مرکزی وزارت داخلہ کو بھیجا، جہاں سے منظوری ملنے کے بعد ریاستی کابینہ نے اسے حتمی شکل دے دی۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق جلال آباد تقریباً 1560 میں آباد ہوا تھا اور اس کا نام مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے نام پر رکھا گیا تھا۔ کئی دہائیوں تک یہ قصبہ اسی نام سے جانا جاتا رہا، تاہم اب سرکاری طور پر اسے پرشورام پوری کے نام سے شناخت دی جا رہی ہے۔ سیاسی مبصرین اس فیصلے کو یوگی حکومت کی اس پالیسی کا تسلسل قرار دیتے ہیں، جس کے تحت گزشتہ چند برسوں میں ریاست کے متعدد شہروں، قصبوں، ریلوے اسٹیشنوں اور دیگر عوامی مقامات کے نام تبدیل کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل الہ آباد کا نام پریاگ راج، فیض آباد کا نام ایودھیا اور مغل سرائے کا نام پنڈت دین دیال اپادھیائے نگر رکھا جا چکا ہے۔ ریاستی حکومت کا مؤقف ہے کہ ان تبدیلیوں کا مقصد قدیم تہذیبی، تاریخی اور مذہبی شناخت کو نمایاں کرنا ہے۔ جلال آباد کے نام کی تبدیلی کے فیصلے پر پیلی بھیت سے رکن پارلیمان اور مرکزی وزیر مملکت جتن پرساد نے وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے سناتن روایت کے لیے اہم فیصلہ قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس اقدام سے بھگوان پرشورام سے منسوب تاریخی شناخت کو مزید تقویت ملے گی۔ دوسری جانب اپوزیشن جماعتیں اور بعض سماجی حلقے ماضی میں اس نوعیت کے فیصلوں پر سوالات اٹھاتے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت کو ناموں کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ روزگار، تعلیم، صحت اور بنیادی سہولتوں جیسے عوامی مسائل پر بھی یکساں توجہ دینی چاہیے۔ تاہم ریاستی حکومت مسلسل یہ مؤقف اختیار کرتی رہی ہے کہ تاریخی اور ثقافتی اہمیت رکھنے والے مقامات کی قدیم شناخت کو نمایاں کرنا بھی اس کی ترجیحات میں شامل ہے۔

ایم پی فنڈ: 11 ہزار کروڑ روپے کا فنڈ، لیکن 30 فیصد خرچ

54/ اراکین پارلیمنٹ نے کیا حیران!

نئی دہلی: ہندوستان میں مقامی سطح پر ترقیاتی کاموں کو رفتار دینے کے لیے 1993 میں 'رکن پارلیمنٹ مقامی علاقہ ترقیاتی منصوبہ' (ایم پی ایل اے ڈی ایس) شروع کیا گیا تھا۔ اس منصوبہ کے تحت ملک کے ہر منتخب رکن پارلیمنٹ کو اپنے حلقہ کی بنیادی ضروریات اور ترقیاتی کاموں کے لیے ہر سال 5 کروڑ روپے کا فنڈ دیا جاتا ہے۔ قواعد واضح ہیں، یہ رقم صرف عوامی اثاثوں کی تعمیر، سرکاری زمین پر اور سرکاری کنٹرول والے اداروں کے لیے ہی خرچ کی جا سکتی ہے۔ 2011-12 سے ہر رکن پارلیمنٹ کے لیے یہ رقم سالانہ 5 کروڑ روپے مقرر ہے۔ لیکن کیا ہمارے اراکین پارلیمنٹ اس بھاری بھرکم فنڈ کا صحیح استعمال کر رہے ہیں؟ حالیہ اعداد و شمار جو کہانی بیان کرتے ہیں، وہ کافی مایوس کن ہیں۔ 18 ویں لوک سبھا (2024-29) اور راجیہ سبھا کے مجموعی طور پر 745 اراکین پارلیمنٹ کے لیے نظام میں کل مختص رقم 11,544 کروڑ روپے ہے۔ لیکن اس بھاری بجٹ میں سے اب تک پورے ملک میں صرف 3,539.8 کروڑ روپے ہی خرچ کیے جا سکے ہیں۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ مجموعی مختص فنڈ کا صرف 30.7 فیصد حصہ ہی ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 18 ویں لوک سبھا (27 مئی 2026 تک (کے تمام 543 موجودہ اراکین کے لیے منصوبے کے تحت مجموعی 8,265 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ وزارت شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق لوک سبھا اراکین پارلیمنٹ نے اب تک مجموعی طور پر 88,790 عوامی کاموں کی سفارش کی ہے، جن کی مالیت تقریباً 4,787 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 67,524 کاموں کو منظوری دی گئی ہے (جن کی مالیت 3,547 کروڑ روپے ہے)، لیکن صرف 21,807 کام ہی مکمل ہو سکے ہیں (جن کی مالیت 1,047 کروڑ روپے ہے)۔ پورے ملک (دونوں ایوانوں (کی بات کریں تو 29,964 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں (جن کا مجموعی خرچ 1,657.9 کروڑ روپے ہے)، لیکن 57,257 منصوبے اب بھی زیر التوا ہیں۔ اس کے علاوہ 1,881.9 کروڑ روپے ان نامکمل کاموں پر خرچ ہو چکے ہیں جن کی ادائیگی تو کر دی گئی ہے، لیکن کام ابھی مکمل نہیں ہوئے ہیں۔ 'ایمپاورڈ انڈین' کی رپورٹ کے مطابق 36 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کی کارکردگی میں نمایاں فرق ہے۔ شمال مشرقی ریاستوں کے اراکین پارلیمنٹ نے فنڈ کا سب سے بہتر استعمال کیا ہے۔ ناگالینڈ پورے ملک میں سرفہرست ہے، جہاں مختص رقم کا 82.3 فیصد حصہ (35.4 کروڑ میں سے 29.1 کروڑ روپے (خرچ کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد میزورم 73.8 فیصد (31.9 کروڑ میں سے 23.5 کروڑ روپے (کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ سرفہرست 5 میں میگھالیہ (63.9 فیصد)، سکم (63.3 فیصد (اور اروناچل پردیش (62.8 فیصد (بھی شامل ہیں۔ بڑی ریاستوں کی صورتحال حوصلہ افزا نہیں ہے۔ اتر پردیش نے اپنے فنڈ کا 45.8 فیصد استعمال کیا ہے (1,776.7 کروڑ میں سے 814.6 کروڑ روپے خرچ کیے گئے)، جبکہ جھارکھنڈ نے 42.4 فیصد، بہار نے 39.7 فیصد، پنجاب نے 38.3 فیصد اور مدھیہ پردیش نے 37.3 فیصد فنڈ خرچ کیا ہے۔ سب سے نچلے درجے والی بڑی ریاستوں میں اڈیشہ (13.2 فیصد)، مہاراشٹر (17.3 فیصد (اور کیرالہ (17.3 فیصد (شامل ہیں۔ سب سے خراب کارکردگی مرکز کے زیر انتظام خطوں کی رہی ہے۔ دادر۔نگر حویلی اور دمن و دیو میں فنڈ کا استعمال صفر فیصد رہا (39.2 کروڑ روپے کے فنڈ میں سے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا)۔ لداخ نے محض 3.7 فیصد، انڈمان و نکوبار نے 6.9 فیصد، جبکہ ملک کی راجدھانی دہلی اور چنڈی گڑھ نے صرف 9.5 فیصد فنڈ استعمال کیا ہے۔

کیرالہ میں نجی کمپنی نے 900 ملازمین کو کیا برطرف

وینو گوپال نے لیبر قوانین کو ذمہ دار ٹھہرایا، مودی حکومت پر تنقید

تروونتاپورم: کانگریس کے سینئر لیڈر اور لوک سبھا رکن کے سی وینو گوپال نے کیرالہ میں کورو ہیلتھ کمپنی کے سیکڑوں ملازمین کی اجتماعی برطرفی کو ملک کے محنت کش طبقے کے لیے خطرے کی گھنٹی قرار دیتے ہوئے مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ نئے لیبر کوڈز مزدوروں اور ملازمین کے حقوق کو کمزور کرنے والے قوانین ہیں، جن کے نتیجے میں لاکھوں کارکن غیر یقینی روزگار اور اچانک برطرفیوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ کے سی وینو گوپال نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ کورو ہیلتھ میں تقریباً 800 سے 900 ملازمین کو ایک ہی صبح مکمل اور حتمی برطرفی کے خطوط تھما دیے گئے اور انہیں ناکافی معاوضے کے ساتھ ملازمت سے نکال دیا گیا۔ ان کے مطابق اس طرح کی کارروائی نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ ملازمین کے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صنعتی تعلقات ضابطہ میں 'ورکر' کی تعریف ایسے شخص تک محدود کر دی گئی ہے جس کی ماہانہ آمدنی 18 ہزار روپے سے کم ہو۔ ان کے مطابق اس تعریف کے باعث اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے شعبے میں کام کرنے والے بیشتر ملازمین قانونی تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں، جن میں کورو ہیلتھ کے برطرف کیے گئے ملازمین بھی شامل ہیں۔ کانگریس رہنما نے مزید کہا کہ نئے لیبر کوڈز میں مقررہ مدت کے معاہدے کا تصور بھی قانونی حیثیت دے دی گئی ہے، جس سے مستقل ملازمین کو عارضی معاہدوں میں تبدیل کرنے کا راستہ ہموار ہوگا۔ ان کے مطابق اس نظام کے تحت ملازمین ہر وقت ملازمت سے نکالے جانے کے خدشے میں رہیں گے، جس سے روزگار کا تحفظ اور ملازمین کے حقوق شدید متاثر ہوں گے۔ کے سی وینو گوپال نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے یہ لیبر کوڈز بڑی کارپوریٹ کمپنیوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیے ہیں، جبکہ ملک کی تعمیر میں اپنی محنت اور پسینہ بہانے والے مزدوروں اور ملازمین کے مفادات کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محنت کش طبقے کے حقوق کا تحفظ کسی بھی جمہوری نظام کی بنیادی ذمہ داری ہے اور ایسے قوانین سے سماجی و معاشی عدم تحفظ میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان لیبر کوڈز کو دوبارہ پارلیمانی جانچ کے لیے بھیجا جائے تاکہ ان پر تفصیلی غور کیا جا سکے اور مزدوروں کے مفادات کے مطابق ضروری تبدیلیاں کی جائیں۔ ان کے مطابق قانون سازی کا مقصد صرف کاروباری اداروں کو سہولت فراہم کرنا نہیں بلکہ کارکنوں کے حقوق، روزگار کے تحفظ اور صنعتی توازن کو یقینی بنانا بھی ہونا چاہیے۔

پاسپورٹ کی عالمی درجہ بندی: کھڑگے کا مودی حکومت پر حملہ، 'غلط پالیسیوں سے ہندوستان کی عالمی ساکھ متاثر'

نئی دہلی: کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے ہندوستانی پاسپورٹ کی عالمی درجہ بندی میں گراوٹ کا حوالہ دیتے ہوئے مرکزی حکومت پر شدید تنقید کی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کی پالیسیوں کے باعث دنیا میں ہندوستان کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے اور حکومت کے دعوے زمینی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ملکارجن کھڑگے نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر ایک تفصیلی پوسٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی کے سن 2018 کے اس بیان کا حوالہ دیا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بیرون ملک سفر کرنے والے اور وہاں مقیم لوگ آج ہندوستانی پاسپورٹ کی طاقت اور عزت کو بخوبی جانتے ہیں۔ کھڑگے نے سوال کیا کہ اگر ایسا ہے تو اس طاقت کا عملی اظہار کہاں دکھائی دیتا ہے، کیونکہ دستیاب اعداد و شمار حکومت کے دعووں کی تائید نہیں کرتے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایک عالمی پاسپورٹ درجہ بندی کے مطابق سن 2013 میں ہندوستان چوہترویں مقام پر تھا، لیکن جون 2026 تک اس کی درجہ بندی گر کر اسیویں مقام پر پہنچ گئی۔ ان کے مطابق ایک دوسرے عالمی پاسپورٹ اشاریے میں سن 2026 کے لیے ہندوستان کو ایک سو پچیسواں مقام دیا گیا ہے، جو ملک کی بین الاقوامی حیثیت کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ کانگریس صدر نے الزام لگایا کہ حکومت نے پاسپورٹ خدمات کو بہتر بنانے کے بجائے انہیں مزید مہنگا کر دیا ہے۔ ان کے مطابق عام پاسپورٹ کی فیس پندرہ سو روپے سے بڑھا کر ڈھائی ہزار روپے کر دی گئی ہے، جبکہ تتکال خدمت کی فیس بھی بڑھ کر پانچ ہزار روپے ہوگئی ہے۔ انہوں نے سیاحت کے شعبے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد اب بھی کووڈ سے پہلے کی سطح تک نہیں پہنچ سکی ہے۔ ان کے مطابق سن 2019 میں غیر ملکی سیاحوں کی تعداد ایک کروڑ نو لاکھ تیس ہزار تھی، جو سن 2024 میں کم ہو کر 90 لاکھ پچانوے ہزار رہ گئی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا حکومت اس کمی کو چھپانے کے لیے غیر مقیم ہندوستانیوں کی آمد کو بھی غیر ملکی سیاحوں کے اعداد و شمار میں شامل کر رہی ہے۔

نیٹ یو جی 2026: فیس کی واپسی کے لیے امیدواروں کو 7 جولائی تک بینک تفصیلات اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت

نئی دہلی: نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے نیٹ یو جی 2026 کے امیدواروں کے لیے امتحانی فیس کی واپسی کے سلسلے میں اہم اطلاع جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام اہل امیدوار 7 جولائی رات 50:11 بجے تک اپنی بینک تفصیلات کی تصدیق یا ضرورت پڑنے پر ان میں ترمیم ضرور کر لیں۔ ایجنسی نے واضح کیا ہے کہ مقررہ مدت گزرنے کے بعد کسی بھی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا اور جن امیدواروں کی بینک معلومات بروقت جمع نہیں ہوں گی، انہیں فیس کی واپسی کا فائدہ نہیں مل سکے گا۔ ایجنسی کے مطابق اب تک 829510 امیدواروں نے سرکاری پورٹل پر اپنے بینک اکاؤنٹ کی معلومات کی تصدیق یا تازہ کاری مکمل کی ہے، جبکہ بڑی تعداد میں ایسے امیدوار اب بھی موجود ہیں جنہوں نے یہ عمل مکمل نہیں کیا۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے کہا ہے کہ صرف انہی امیدواروں کی فیس واپس کی جائے گی جن کی بینک معلومات درست اور تصدیق شدہ ہوں گی۔ واضح رہے کہ 3 مئی 2026 کو منعقد ہونے والا نیٹ یو جی امتحان پرچہ افشا ہونے کے بعد منسوخ کر دیا گیا تھا۔

ایس آئی آر کی بھرپور تشہیر کی جائے، سوشل میڈیا کے ذریعے ہر اہل ووٹر تک معلومات پہنچائیں: ضلع کلکٹر

ناندیڑ، 6 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر راہول کردیلے نے سوشل میڈیا انفلوئنسرز سے اپیل کی ہے کہ بھارتی الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق ناندیڑ ضلع میں جاری خصوصی جامع ووٹر فہرست نظرِ ثانی پروگرام کے بارے میں ہر اہل شہری تک مستند معلومات پہنچانے کے لیے فعال کردار ادا کریں اور مختلف ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے وسیع پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلائیں۔ وہ پیر کے روز ضلع کلکٹر آفس میں منعقدہ سوشل میڈیا انفلوئنسرز کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اجلاس میں خصوصی نظرِ ثانی پروگرام کے مقاصد، عمل درآمد، شہریوں کی ذمہ داری اور عوامی بیداری کی اہمیت پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کلکٹر راج کمار مانے، یوتھ آفیسر اشنی کانکٹے، ضلع اطلاعات دفتر کی نائب مدیر الکا پاٹل اور الیکشن شعبے کے افسران و ملازمین بھی موجود تھے۔ راہول کردیلے نے کہا کہ جمہوری نظام کی مضبوطی کا انحصار درست اور جامع ووٹر فہرست پر ہوتا ہے۔ اس لیے ہر اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرنا، موجودہ فہرست کی غلطیوں کی اصلاح کرنا، ضروری تبدیلیاں درج کرنا اور انتقال کر جانے والے یا دوسرے مقام پر منتقل ہونے والے ووٹروں کے نام ضابطے کے مطابق حذف کرنا ایک نہایت اہم عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم میں عوامی شرکت بڑھانے کے لیے سوشل میڈیا انفلوئنسرز مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا عوام تک معلومات پہنچانے کا انتہائی طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ فیس بک، انسٹاگرام، یوٹیوب، ایکس (ٹوئٹر) اور دیگر پلیٹ فارمز پر ضلع انتظامیہ اور بھارتی الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ سرکاری معلومات کو باقاعدگی سے عوام تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ افواہوں یا غیر مصدقہ خبروں سے گریز کرتے ہوئے صرف مستند اور سرکاری معلومات ہی عوام تک پہنچائی جائیں۔

ناندیڑ۔ممبئی اور ٹنک پور۔ناندیڑ کے درمیان دو نئی ایکسپریس ٹرینوں کا افتتاح

نئی دہلی/ ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) اشونی ویشنو نے 6 جولائی 2026 کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ناندیڑ۔ممبئی اور ٹنک پور۔ناندیڑ کے درمیان دو نئی ایکسپریس ٹرینوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹنک پور۔لی بھیت ریلوے سروس کو شاہجہاں پور تک توسیع دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر دیویندر فڈنویس اور پشکر سنگھ دھامی نے ویڈیو پیغام کے ذریعے تقریب سے خطاب کیا۔ ناندیڑ، ٹنک پور اور پیلی بھیت ریلوے اسٹیشنوں پر خصوصی تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ ٹنک پور میں مرکزی وزیر مملکت رونیت سنگھ، اجے ٹمٹا اور دیگر عوامی نمائندے موجود تھے، جبکہ پیلی بھیت میں مرکزی وزیر مملکت جتین پرساد سمیت کئی معزز شخصیات نے شرکت کی۔ ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر منعقدہ تقریب میں سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر و رکن پارلیمنٹ اشوک چوہان، میئر کویتا سنتوش مولے، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر اجیت گوپچھڑے، رویندر چوہان، بلونت وانکھیڈے، رکن قانون ساز کونسل امرناتھ راجورکر، جنوبی وسطی ریلوے کے جنرل منیجر سنجے کمار سریواستو، ڈویژنل ریلوے منیجر پردیپ کاملے اور دیگر اعلیٰ ریلوے افسران موجود تھے۔ اپنے خطاب میں مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو نے کہا کہ ٹنک پور۔ناندیڑ ایکسپریس عوام کے دیرینہ مطالبے کی تکمیل ہے۔ اس نئی سروس سے مہاراشٹر اور اتراکھنڈ کے درمیان ریلوے رابطہ مزید مضبوط ہوگا اور ناندیڑ میں واقع مقدس تخت سچکھنڈ شری ہزور صاحب آنے والے سکھ عقیدت مندوں کو بڑی سہولت حاصل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ناندیڑ۔ممبئی ایکسپریس سے مراٹھواڑہ کے اضلاع، خصوصاً واشم، ہنگولی، بسمت اور ناندیڑ کے مسافروں کو ممبئی تک براہِ راست اور آسان سفری سہولت میسر آئے گی۔ وزیر ریلوے نے بتایا کہ نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ 12 بر

ورقِ تازہ

07 July 2026 اداریہ

ڈوبتے دعوے

مانسون ایک طرف پیاسی زمین کی تشنگی بجھاتا ہے تو ساتھ ہی ہمارے شہری ڈھانچے کی قلعی بھی کھول دیتا ہے۔ مہاراشٹر کے آسمان پر چھانے والی حالیہ گھٹاؤں نے ایک بار پھر انتظامیہ کی ان تمام تیاریوں کو دھو کر رکھ دیا ہے جن کے قصیدے گرمیوں کے موسم میں پڑھے جاتے تھے۔ گجرات، کوکن اور گوا سے لے کر وسطی مہاراشٹر تک بادلوں کی گرج چمک نے عوام کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ کیا واقعی ہم ایک ترقی یافتہ دور میں سانس لے رہے ہیں یا قدرت کے سامنے آج بھی اتنے ہی بے بس ہیں جتنے صدیوں پہلے تھے۔ اس آسمانی فیاضی نے پونے اور اس کے اطراف کے علاقوں میں موسم کو ضرور خوشگوار بنایا ہے، لیکن اس خوشگواری کی قیمت سڑکوں پر بہتے ہوئے پانی اور ٹریفک کے لامتناہی جام کی صورت میں چکانی پڑ رہی ہے۔ پچھلے دس برسوں کی کم ترین سطح پر پہنچ جانے والے کھڑک واسلا ڈیم میں ایک ہزار ملین مکعب فٹ (ٹی ایم سی) پانی کا اضافہ یقیناً ایک خوش آئند خبر ہے۔ ورسگاؤں، پانشیت اور ٹیم گھر جیسے آبی ذخائر کی پیاس بجھنے سے پانی کی قلت کا وہ خوف عارضی طور پر ٹل گیا ہے جو گرمیوں کے اوائل میں شہریوں کے ذہنوں پر سوار رہتا تھا۔ آبی ذخائر میں ہونے والا یہ اضافہ سانگلی کے چاندولی ڈیم میں بھی صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ وارنا ندی کے منبع کے قریب پاتھر پنج کے مقام پر ۱۴۹؍ملی میٹر اور وارناوتی میں ۷۲؍ملی میٹر کی طوفانی بارش نے ذخیرے کو ۳۷؍۱۳؍اعشاریہ ۷؍ٹی ایم سی تک پہنچا دیا ہے۔ پانی کی سطح میں ہونے والا یہ اضافہ ندی کے کنارے آباد بستیوں کے لیے کسی بھی لمحے ایک خوفناک سیلاب کا روپ دھار سکتا ہے، جس کے لیے پیشگی حفاظتی اقدامات ناگزیر ہو چکے ہیں۔ ڈیموں کا بھرنا اور موسم کا خوشگوار ہونا اس تصویر کا صرف ایک رخ ہے، جب کہ زمین پر موجود انفراسٹرکچر کی تباہی اس کہانی کا سب سے بھیانک حصہ ہے۔ ممبئی اور گوا کو ملانے والی اہم ترین شاہراہ کا حال یہ ہے کہ ناگوتھنے کے قریب سوکیلی کے مقام پر سڑک ندی کا منظر پیش کر رہی ہے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت مکمل طور پر مفلوج ہو چکی ہے اور ہائی وے کے دونوں جانب لگی ہوئی لمبی قطاریں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ ہمارے ہائی وے انجینئرنگ کے دعوے بارش کی چند بوندوں کی مار بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ انتظامیہ کی جانب سے شہریوں کو صرف انتہائی ضرورت کے تحت سفر کرنے کی ہدایات جاری کرنا دراصل اس بات کا اعتراف ہے کہ سڑکیں اب سفر کے قابل نہیں رہیں۔ ناسک کے جہان سرکل کے قریب ایک دیوہیکل درخت کا سڑک پر آ گرنا اور کئی گاڑیوں کا ملبے تلے دب جانا اسی انتظامی بے حسی کی ایک کڑی ہے۔ ٹریفک کی گھنٹوں معطلی کے بعد ڈپٹی میئر ولاس انا شندے کا جائے وقوعہ پر پہنچ کر سڑک صاف کروانے کی ہدایات دینا ایک ایسا ردعمل ہے جو ہمیشہ حادثے کے بعد ہی سامنے آتا ہے۔ پیشگی خطرات کا اندازہ لگانے اور ان کا سدباب کرنے کی کوئی منظم روایت ہمارے سرکاری محکموں میں دور دور تک نظر نہیں آتی۔ بارش کے اس موسم میں جہاں سڑکیں اور درخت گر رہے ہیں، وہیں سیاسی ایوانوں میں بھی الزامات اور جوابی بیانات کی زبردست کیچڑ اچھالی جا رہی ہے۔ ممبئی اور اس کے مضافات میں نظامِ زندگی درہم برہم ہونے اور دلخراش لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات نے اپوزیشن کو حکومت پر تابڑ توڑ حملے کرنے کا ایک بھرپور موقع فراہم کر دیا ہے۔

کانگریس کے رہنما نانا پٹولے نے اس صورتحال کو بنیاد بناتے ہوئے ریاستی حکومت کو براہِ راست کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے اور آفات سے نمٹنے کے لیے مختص کیے گئے فنڈز کا حساب مانگ لیا ہے۔ یہ سوال پوری شدت کے ساتھ اٹھایا جا رہا ہے کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی کے نام پر جو ہزاروں کروڑ روپے کے بجٹ پاس کیے جاتے ہیں، ان کا زمینی نتیجہ صفر کیوں ہے؟ 'مسنگ لنک' منصوبے کے قریب ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ اور اس میں ہونے والا قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع محض ایک قدرتی حادثہ نہیں، بلکہ ان مجرمانہ غفلتوں کا نتیجہ ہے جنہیں ترقیاتی کاموں کے نام پر انجام دیا جاتا ہے۔ جب پہاڑوں کا سینہ چیر کر راستے بنائے جاتے ہیں تو حفاظتی اصولوں کو کیوں بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے؟ تعمیراتی منصوبوں میں دیے جانے والے مبینہ کمیشن کا ذکر اس نظام کی سب سے بڑی اور خوفناک بیماری ہے۔ جب ٹھیکیداروں کو منصوبے حاصل کرنے کے لیے بھاری رشوتیں اور کمیشن ادا کرنے پڑیں گے، تو ظاہر ہے کہ وہ اس نقصان کی بھرپائی تعمیراتی مواد کے معیار پر سمجھوتہ کر کے ہی کریں گے۔ غیر معیاری سیمنٹ، ناقص لوہا اور عجلت میں کیے گئے کام کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو آج مہاراشٹر کی سڑکوں اور منہدم ہوتے ہوئے پہاڑوں کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ ان سنگین الزامات کے جواب میں برسرِ اقتدار جماعت کا دفاعی انداز بھی خاصا مایوس کن اور روایتی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اسمبلی تمل سیلوان نے ان تمام تر تباہیوں کو بڑی آسانی کے ساتھ غیر معمولی قدرتی آفت قرار دے کر حکومت کی جان چھڑانے کی کوشش کی ہے۔ تیز ہواؤں اور شدید بارش کو جواز بنا کر درخت گرنے اور سڑکیں ڈوبنے کا دفاع کرنا اس بات کی علامت ہے کہ قیادت اپنی خامیوں کو تسلیم کرنے کے بجائے سارا ملبہ قدرت کے سر تھوپنے میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہے۔ مسنگ لنک منصوبے کے حادثے پر محض افسوس کا اظہار کر دینا اور متاثرہ خاندانوں سے ہمدردی کے چند بول ادا کر دینا کسی بھی طور پر اس مجرمانہ غفلت کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔ مستقبل کے منصوبوں میں حفاظتی اصولوں کو سختی سے لاگو کرنے کی تجاویز تو دی جا رہی ہیں، لیکن جن لوگوں کی نااہلی کے باعث یہ جان لیوا حادثات رونما ہوئے، ان کے خلاف کسی تادیبی کارروائی یا احتساب کا کوئی ذکر ان بیانات میں دور دور تک سنائی نہیں دیتا۔ عوام کو غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلنے کا مشورہ دینا ایک ایسی انتظامی بے بسی ہے جو ٹیکس دہندگان کے ساتھ ایک بھونڈا مذاق معلوم ہوتی ہے۔ شہری سارا سال ٹیکس اس لیے ادا نہیں کرتے کہ بارش کے دنوں میں انہیں گھروں میں قید رہنے کا حکم صادر کر دیا جائے۔ انہیں وہ محفوظ سڑکیں اور مضبوط پل چاہئیں جن کا وعدہ ہر الیکشن مہم میں نہایت تواتر اور شدومد کے ساتھ کیا جاتا ہے، مگر بارش کی پہلی پھوار ہی ان وعدوں کو بہا کر لے جاتی ہے۔ آج مہاراشٹر کی عوام دوہری اذیت کا شکار ہے۔ ایک طرف ان کے گھروں اور سڑکوں پر پانی کا راج ہے، اور دوسری طرف ان کی نمائندگی کرنے والے سیاست دان اپنی اپنی سیاسی دکانیں چمکانے میں مصروف ہیں۔ یہ بادل جب چھٹ جائیں گے اور پانی اتر جائے گا، تو یہ کیچڑ زدہ سڑکیں دھول اڑانے لگیں گی، لیکن کیا اس نظام پر لگی ہوئی کمیشن اور غفلت کی کیچڑ کبھی صاف ہو پائے گی؟ اس سوال کا جواب کسی ڈیم کے پانی سے نہیں، بلکہ احتساب کے ایک کڑے نظام سے ہی مل سکتا ہے۔

نازشِ ہند، پدم شری انور جلالپوری

محبت، انسانیت اور گنگا جمنی تہذیب کے درخشاں سفیر

از: شیز اجلالپوری
جلالپور، اتر پردیش

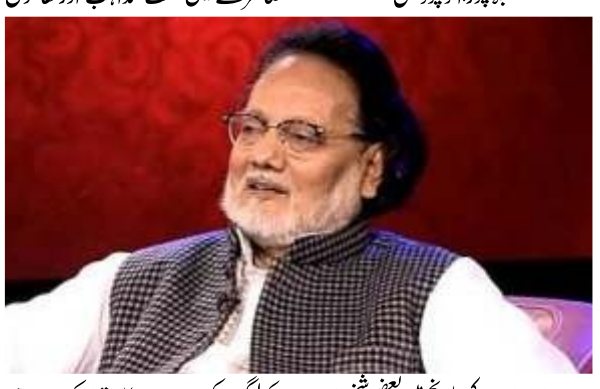

اردو ادب کی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی پیدا ہوتی ہیں جو اپنے عہد کی فکری، تہذیبی اور ادبی شناخت بن جاتی ہیں۔ ان کا نام صرف ان کی تخلیقات تک محدود نہیں رہتا بلکہ ان کی پوری زندگی ایک پیغام بن جاتی ہے۔ پدم شری انور جلالپوری بھی ایسی ہی ہمہ جہت شخصیت تھے جنہوں نے اپنی شاعری، نثر، تدریس، ترجمہ نگاری اور عملی زندگی کے ذریعے محبت، انسانیت، قومی یکجہتی اور گنگا جمنی تہذیب کو نئی توانائی بخشی۔ وہ ایک مقبول شاعر، کامیاب ناظمِ مشاعرہ، صاحبِ طرز ادیب، مفکر، خطیب، معلم اور مترجم تھے۔ ان کی شخصیت میں علم، اخلاق، شائستگی، انکساری اور محبت اس طرح رچی بسی تھی کہ جو بھی ان سے ملا، ان کی خلوص بھری طبیعت کا گرویدہ ہو گیا۔ 6 جولائی 1947 کو اتر پردیش کے مردم خیز قصبہ جلال پور میں پیدا ہونے والے انور جلالپوری نے کم عمری ہی سے شعر و ادب سے گہرا تعلق قائم کر لیا تھا۔ 1962ء میں ہند و چین جنگ کے خلاف لکھی گئی ان کی پہلی نظم نے ان کے ادبی سفر کا آغاز کیا، جو زندگی کی آخری سانس تک پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہا۔ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انگریزی ادب میں ایم اے کیا اور بعد ازاں اودھ یونیورسٹی سے اردو ادب میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ علمی سفر مکمل کرنے کے بعد نریندر دیو انٹر کالج، جلال پور میں انگریزی کے استاد مقرر ہوئے اور تقریباً اڑتیس برس تک درس و تدریس کے ذریعے ہزاروں طلبہ کی علمی اور اخلاقی تربیت کرتے رہے۔ انور جلالپوری کا شمار ان شاعروں میں ہوتا ہے جنہوں نے ادب کو معاشرے کی تعمیر کا ذریعہ بنایا۔ ان کی شاعری محض لفظوں کی آرائش نہیں بلکہ انسانی احساسات، اخلاقی اقدار اور قومی شعور کی آئینہ دار ہے۔ ان کے نزدیک مذہب کا مقصد انسانوں کے درمیان نفرت پیدا کرنا نہیں بلکہ محبت، رواداری اور احترام کا جذبہ فروغ دینا ہے۔ یہی فکر ان کے اس شہرۂ آفاق شعر میں جلوہ گر ہوتی ہے:

ہم کاشی کعبہ کے راہی، ہم کیا جانیں جھگڑا بابا
اپنے دل میں سب کی الفت، اپنا سب سے رشتہ بابا

یہ شعر دراصل ان کی پوری زندگی کا منشور ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مذہبی ہم آہنگی، قومی یکجہتی اور مشترکہ تہذیب کی بات کی۔ وہ نفرت کے بجائے محبت کے داعی تھے اور انسان کو انسان کے قریب لانے کی کوشش کرتے رہے۔ محبت انور جلالپوری کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو تھی۔ ان کا یقین تھا کہ اگر انسان محبت کے ساتھ زندگی گزارے تو دشمن بھی دوست بن سکتے ہیں۔ اسی احساس کو انہوں نے ان الفاظ میں امر کر دیا:

تم پیار کی سوغات لیے گھر سے تو نکلو
رستے میں تمہیں کوئی بھی دشمن نہ ملے گا

یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے ایک شعری مجموعے کا نام بھی "پیار کی سوغات" رکھا۔ یہ صرف ایک کتاب کا عنوان نہیں بلکہ ان کی پوری زندگی کا فلسفہ تھا۔ ان کی شخصیت اخلاص، سادگی اور محبت کا پیکر تھی۔ وہ نمود و نمائش سے ہمیشہ دور رہے اور انسانیت کی خدمت کو اپنا نصب العین بنایا۔ ان کا یہ شعر ان کے باطن کی ترجمانی کرتا ہے:

میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں سدا اخلاص کا پارس
اسی پتھر سے مٹی چھو کے میں سونا بناتا ہوں

پدم شری انور جلالپوری گنگا جمنی تہذیب کے سچے علمبردار تھے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں ہندوستان کی مشترکہ ثقافت، مختلف مذاہب کے احترام اور قومی ہم آہنگی کو غیر معمولی اہمیت دی۔ ان کا مشہور شعر آج بھی محبت اور اتحاد کی علامت سمجھا جاتا ہے:

دوستو! عیار دنیا کی حفاظت کے لیے
آبِ زم زم ہو تو گنگا جل بھی ہونا چاہیے

یہ شعر صرف ادبی حسن کا نمونہ نہیں بلکہ ہندوستان کی صدیوں پرانی مشترکہ تہذیب کا آئینہ بھی ہے۔ انور جلالپوری کا ماننا تھا کہ جس معاشرے میں مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے لوگ ایک دوسرے کا احترام کریں، وہی معاشرہ ترقی اور امن کی منزل حاصل کر سکتا ہے۔ ان کی شاعری میں انسان دوستی کا جذبہ اس قدر نمایاں ہے کہ وہ ہر انسان میں خدا کا نور دیکھتے ہیں۔ یہ اشعار اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ تمام الہامی کتابیں انسان کو محبت، امن اور اخلاق کا درس دیتی ہیں۔ انور جلالپوری نے کبھی مذہبی اختلافات کو ہوا نہیں دی بلکہ ہمیشہ مشترکہ اقدار کو فروغ دیا۔ وہ امن کے شاعر تھے۔ ان کے نزدیک نفرت کبھی کسی مسئلے کا حل نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے وہ کہتے ہیں:

امن ہے اپنا مسلک یارو! اس کا رن سے ہم کو تو
جس رنگت کا جیسا بھی ہو، کبوتر اچھا لگتا ہے

ان کی شاعری میں ایک طرف محبت کی نرمی ہے تو دوسری طرف حق گوئی اور خودداری کی سختی بھی موجود ہے۔ یہی توازن ان کی شخصیت کا حسن تھا۔ وہ جہاں محبت اور رواداری کے علمبردار تھے، وہیں حق اور سچائی کے معاملے میں نہایت بے باک بھی تھے۔ انور جلالپوری بچوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ وہ معلم ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں کے بہترین مربی بھی تھے۔ ان کے نزدیک بچوں سے محبت کرنا عبادت کے مترادف تھا۔

وہ یوں عبادتِ پروردگار کرتا تھا
تمام شہر کے بچوں سے پیار کرتا تھا
پیغمبروں کا سلیقہ تھا اس کی فطرت میں
وہ دشمنوں سے بھی ملتا تھا، پیار کرتا تھا

اور پھر اسی جذبے کو انہوں نے ایک اور شعر میں یوں سمیٹ دیا:

شہر بھر کے سبھی بچوں سے محبت کرنا
ہم نے سیکھا ہے اسی طرح عبادت کرنا

انور جلالپوری نے پوری زندگی محبت، اخلاص اور حسنِ اخلاق کو فروغ دیا۔ ان کے نزدیک انسان کی اصل پہچان اس کا اخلاق ہے، نہ کہ اس کی ذات یا مذہب۔ اسی لیے وہ فرماتے ہیں:

اپنا کیسے بتائیں، پرایا کہیں کسے
ہنس کر سلام کرنا یہاں کا رواج ہے

انور جلالپوری کی شاعری صرف محبت اور انسان دوستی تک محدود نہیں بلکہ اپنے عہد کے سماجی، اخلاقی اور فکری مسائل کی بھی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ وہ معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حسی، ریاکاری اور امن و محبت کی گرتی ہوئی قدروں پر گہرا دکھ محسوس کرتے تھے۔ جب وہ اپنے گرد نفرت، تعصب اور خود غرضی کا ماحول دیکھتے تو ان کا حساس دل تڑپ اٹھتا اور ان کا قلم پکار اٹھتا تھا:

کتنے عیسیٰ ہیں مگر امن و محبت کے لیے
اب کہیں بھی کوئی مصلوب نہیں ہوتا ہے

یہ شعر ان کے درد مند دل اور معاشرے کے لیے ان کی بے لوث فکر کا آئینہ دار ہے۔ ان کے نزدیک ادب کا مقصد صرف تفریح فراہم کرنا نہیں بلکہ انسان کے اندر محبت، شعور، برداشت اور خیر خواہی کے جذبات کو بیدار کرنا بھی ہے۔ انور جلالپوری کی تخلیقی عظمت کا سب سے روشن باب ان کے منظوم تراجم ہیں۔ انہوں نے جس جرأت، وسعتِ مطالعہ اور فکری بصیرت کے ساتھ شریمد بھگوت گیتا کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا، وہ اردو ادب کا ایک تاریخی کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رابندر ناتھ ٹیگور کی شہرۂ آفاق تصنیف گیتا نجلی کو بھی منظوم اردو قالب میں ڈھالا۔ اسی طرح رباعیاتِ خیام کا منظوم ترجمہ اور توشۂ آخرت کے عنوان سے قرآن مجید کے تیسویں پارے کا منظوم ترجمہ بھی ان کی علمی و ادبی عظمت کے شاہد ہیں۔ ان خدمات نے انہیں قومی ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی منفرد شناخت عطا کی۔ ان کی اس وسیع المشربی اور ہندوستان کی مشترکہ تہذیب سے محبت کا اظہار ان کے اس خوبصورت شعر میں ہوتا ہے:

انیکتا میں جہاں ایکتا ملی، انور
ہم اس دیار کو ہندوستان کہنے لگے

یہ شعر ہندوستان کی اصل روح، اس کی تہذیبی رنگا رنگی اور قومی یکجہتی کی بہترین ترجمانی کرتا ہے۔ انور جلالپوری کا مطالعہ نہایت وسیع، مشاہدہ گہرا اور فکر نہایت بالغ تھی۔ انہوں نے غزل، نظم، حمد، نعت، سیرت نگاری، ترجمہ، تنقید اور نثر کے مختلف میدانوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کے شعری مجموعوں میں "کھارے پانیوں کا سلسلہ"، "خوشبو کی رشتہ داری"، "ادب کے اکشر" اور "پیار کی سوغات" شامل ہیں، جن میں محبت، انسان دوستی، سماجی شعور اور عصری مسائل کو نہایت خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ منظوم تراجم میں "اردو شاعری میں گیتا"، "اردو شاعری میں گیتا نجلی"، "اردو شاعری میں رباعیاتِ خیام" اور "توشۂ آخرت" ان کی علمی عظمت کا ثبوت ہیں۔ حمد و نعت کے میدان میں بھی ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ "ضربِ لا الٰہ"، "بعد از خدا"، "حرفِ ابجد"، "جمالِ محمد ﷺ" اور "راہرو سے رہنما تک" جیسی تصانیف ان کے عشقِ رسول ﷺ، دینی بصیرت اور شعری مہارت کی بہترین مثالیں ہیں۔ نثر نگاری میں بھی انہوں نے اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ "روشنائی کے سفیر"، "اپنی دھرتی اپنے لوگ"، "قلم کا سفر" اور "سفرانِ ادب" جیسی کتابوں میں ادبی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی موضوعات پر ان کی گہری فکر اور وسیع مطالعے کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ انور جلالپوری کی شخصیت صرف ایک شاعر تک محدود نہیں تھی۔ وہ بیک وقت ایک مصلح، مفکر، ادیب، خطیب، معلم، عالم، فاضل اور بہترین استاد تھے۔ انہیں اردو، ہندی، انگریزی، عربی، فارسی اور سنسکرت جیسی متعدد زبانوں پر یکساں عبور حاصل تھا، جس کی بدولت وہ مختلف تہذیبوں اور علمی روایتوں کے درمیان ایک مضبوط پل بن گئے۔ تاریخی ٹیلی ویژن سیریل "اکبر دی گریٹ" کے لیے ان کی ادبی خدمات بھی ان کے ہمہ جہت فن کا ایک روشن باب ہیں۔ ان کی علمی، ادبی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ ہند نے انہیں پدم شری جیسے باوقار قومی اعزاز سے نوازا، جو نہ صرف ان کی ذات بلکہ اردو زبان و ادب کے لیے بھی باعثِ افتخار ہے۔ 2 جنوری 2018 کو یہ آفتابِ علم و ادب غروب ہو گیا، لیکن ان کی شاعری، ان کی فکر اور ان کا پیغام آج بھی زندہ ہے۔ محبت، امن، اخلاص اور قومی یکجہتی کا جو چراغ انہوں نے روشن کیا، وہ آنے والی نسلوں کے لیے ہمیشہ روشنی کا ذریعہ رہے گا۔ آج جب معاشرہ نفرت، تعصب اور تقسیم کے مختلف چیلنجوں سے دوچار ہے، ایسے وقت میں انور جلالپوری کی شاعری پہلے سے زیادہ معنویت اختیار کر گئی ہے۔ ان کے اشعار ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ محبت ہی انسانیت کی اصل پہچان اور امن ہی ہر ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد ہے۔ انور جلالپوری بلاشبہ اردو ادب کا ایک درخشاں باب، ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا معتبر حوالہ اور محبت و انسانیت کا لازوال استعارہ تھے۔ جب تک اردو زبان، ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور محبت کا چرچا باقی رہے گا، انور جلالپوری کا نام بھی پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ رہے گا۔

☆☆☆☆☆

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایّام تُو

راہ نما:

از: مبارک کاپڑی

مصنوعی ذہانت اور سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کا غلغلہ ہے، دھوم، شہرہ اور ہنگامہ ہے، نئی نسل اس کی اسیر بن چکی ہے اور اُس دَور میں شاعرِ مشرق کی مدعا کا متمنی ہوں مگر کیا کیجئے دل کی بے چینی کو کہ یہ ساری ٹیکنالوجی اور اے آئی وغیرہ بے روح نظر آتی ہے۔ جب جب بے حِسی، نفسانفسی اور خودغرضی کے نظارے ہوتے ہیں، تب تب صرف ایامِ گزشتہ یاد آتے ہیں اور شدت سے آتے ہیں اور اس سلسلے کی اہم مثال ہے: ہمارے اساتذہ۔ ہماری یہ بڑی خوش بختی رہی کہ ہمیں بڑے ہی اچھے اساتذہ نصیب ہوئے۔ لگ بھگ نصف صدی کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی ہم اُنہیں بڑے ادب و احترام سے یاد کر رہے ہیں اور اُن کی باتیں، نصیحتیں، حکایتیں سب کچھ اعصاب پر حاوی ہیں اور وہ سب اے آئی اور جدید پُرکشش الیکٹرانی چیزوں پر بھاری ہیں۔ کس کس بات کا ذکر کریں؟ ہمیں سب سے پہلے یاد آ رہے ہیں ہماری پرائمری اسکول کے ایک اُستاد۔ آج حکومت اقدار کی تعلیم و اخلاقیات کے دروس کا بڑا واویلا مچاتی ہے کہ اس ملک کے تعلیمی نظام میں یہ کیا ہو رہا ہے، یہاں صرف ڈاکٹر، انجینئر تو بن رہے ہیں البتہ یہ نظام قدروں سے کوسوں نہیں بلکہ میلوں دُور ہے البتہ یہ سب صرف واویلا مچانے کی حد تک 'فکرمندی' ہے ورنہ حق تعلیم ایکٹ جو ۲۰۰۹ء میں وجود میں آیا اُس میں اقدار کی تعلیم کے لیے کوئی ہفتہ وار پریڈ تک مختص نہیں کیا گیا ہے۔ ۲۰۲۰ء کی نئی قومی تعلیمی پالیسی میں تو اقلیتوں کی دلآزاری کو ہی اقدار قرار دیا گیا مگر معصوم ذہنوں پر اخلاقیات کے اثرات مرتب کرنے کے لئے کوئی گنجیدگی نہیں ہے۔ اب اس سلسلے میں نصف صدی سے بھی قبل ہمارے پرائمری اسکول کے اُستادِ محترم کا ویژن اور ان کی فکر ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے اسکول شروع ہونے سے قبل ہر روز ۳۰؍منٹ اقدار کی تعلیم کے لئے مختص کئے تھے۔ اس دُعائیہ اجلاس میں قرآنی آیت مع ترجمہ سنائی جاتی، اُس کے بعد ۳۔۴ بچّے ایک ایک قول زرّین کہتے۔ اُس کے بعد اُس روز کے اخبار سے نوٹ کی ہوئی تین اہم خبریں سنائی جاتیں، پھر روزانہ ایک ضرب المثل اور ایک محاورہ مع جملے کے بیان ہوتی اور اس کے بعد اسکول کے سارے طلبہ کے لئے ایک ساتھ ہمارے پرائمری اسکول کے استاد کا ۲۵؍منٹ کا اخلاقی اقدار کا پریڈ شروع ہوتا۔ صحابہؓ سے لے کر دیگر عظیم انسانوں کے حیات و کارنامے کچھ اس انداز میں بیان کئے جاتے کہ ابھی تک وہ ساری باتیں ذہن پر بھرپور نقش ہیں اور آج بھی رہنمائی کرتی رہتی ہیں۔ اُسی اُستاد نے پرائمری اسکول ہی میں ہمیں روز نامچہ یا ڈائری لکھنے کی ترغیب و تحریک دی تھی۔ ہر طالب علم کو روزانہ بہم و بیش ۵؍سطروں پر مشتمل ڈائری لکھنا لازمی قرار دیا گیا تھا۔ ہمیں یہ بھی ہدایت دی گئی تھی کہ ہر روز کوئی ایک نیک کام کیا جائے اور اُس روز کی ڈائری میں لکھا جائے اور ہم اُس سلسلے میں کوئی فرضی بات نہیں لکھتے تھے بلکہ باہر نکل کر راستے سے ایک آدھ پتھر اُٹھا کر کنارے کرتے یا راستے پر پڑے کانٹے اُٹھا کر راستے سے ہٹا دیتے تھے۔

نصف صدی قبل ایک پرائمری اسکول کے اقدار کی تعلیم کی اہمیت سمجھنے والے اور اُس کے لیے ایک خصوصی پریڈ تخلیق کرنے والے، نیز پرائمری اسکول کے طلبہ کو ڈائری لکھنے کی ترغیب و تربیت دینے اور ہر روز ایک نیکی کرنے پر آمادہ کرنے والے اُس اُستادِ محترم کی ماہانہ تنخواہ تھی: ۱۱۲؍روپئے اور اُن کی کل کائنات تھی کتابوں کی ایک الماری اور ایک سائیکل! ہمارے انتہائی لائق اساتذہ میں ہمیں ہمارے مراٹھی کے استادِ محترم بھی یاد آ رہے ہیں جنھوں نے سب سے پہلے ہمیں تقریری مقابلے میں حصہ لینے کی تحریک دی۔ ملک کی آزادی کی سلور جوبلی کے جشن کے موقع پر ہمارے یہاں کے اسکولوں کے مابین تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا تھا۔ عنوان تھا: 'مذہبی رواداری ہی اس ملک کی بقا کی ضامن ہے'۔ یہ تقریری مقابلہ مراٹھی زبان میں تھا۔ مقابلے میں حصہ لینے والے بھی اسکول مراٹھی میڈیم کے تھے، صرف ہمارا سکول اُردو ذریعۂ تعلیم کا تھا۔ ہم نے اپنے استادِ محترم سے کہا: "مقابلہ مراٹھی میں ہے۔ مقابلے میں حصہ لینے والے سبھی طلبہ مراٹھی ذریعہ تعلیم کے ہیں۔۔۔۔" ہماری بات کاٹتے ہوئے اُنھوں نے کہا: "زبان کسی کی میراث نہیں، جس طرح اُردو زبان صرف مسلمانوں کی زبان نہیں، اُسی طرح مراٹھی زبان بھی صرف مرہٹوں کی زبان نہیں ہے۔" پھر خوب جم کر تیاری کروائی اور پھر ناظم جلسہ (جو ضلع کے ایک نامور مراٹھی اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے) نے نتیجہ کا اعلان کچھ اس طرح کیا: "گیارہ مراٹھی میڈیم اور واحد اُردو میڈیم ہائی اسکولوں کے مابین تقریری مقابلے میں اُردو میڈیم کے طالب علم نے اوّل مقام حاصل کیا۔"

سارا کریڈیٹ جاتا ہے ہمارے اسکول کے اُس اُستادِ محترم کو جنہوں نے ہمیں مائیک پکڑنا سکھایا۔ آج واٹس موڈ یولیشن کی ٹریننگ ایک کاروبار بن گیا ہے۔ ہمیں آواز کے اتار چڑھاؤ کے اہم گر انہی اُستادِ محترم نے سکھائے تھے۔ مراٹھی کے ہمارے وہ اُستاد اب اس دنیا میں نہیں ہیں مگر جنّت الفردوس میں اُن کے لئے بلند درجات کے لئے ہم بارگاہِ الٰہی میں ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں۔ ہمیں تو ہمارے ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی یاد آتے ہیں۔ ۱۸؍جولائی ۱۹۷۱ء کو جب روزنامہ انقلاب کے سنڈے ایڈیشن میں نصف صفحے پر مشتمل ہمارا مضمون بعنوان: 'سماج کو بدل ڈالو' شائع ہوا۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہر کلاس میں اس کا تحریری اعلان بھیجا: "ہمارے اسکول کے طالب علم کا ایک مضمون انقلاب میں شائع ہوا ہے، اُس کا تراشہ نوٹس بورڈ پر آویزاں ہے، تمام طلبہ اُسے پڑھیں۔" درمیانی چھٹی میں طلبہ کا ہجوم نوٹس بورڈ اور لائبریری میں مضمون پڑھ رہا تھا۔ حوصلہ افزائی کرنے والے وہ ہیڈ ماسٹر حیات ہیں، اللہ اُنھیں سلامت رکھے۔

اسکول کی سالانہ گیدرنگ میں ہر سال ہم اپنے اُنہی اُستاد کی نقل اُتارا کرتے تھے۔ ہمارے اساتذہ وہ دیکھ کر کھلکھلا کر ہنستے تھے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ بچّے ہمیشہ اپنے رول ماڈل کی نقل کیا کرتے ہیں!

کتاب: اِسمارٹ فون، اے آئی کے دَور میں ایک چیز جسے نئی نسل مکمل بھولے جا رہی ہے وہ ہے 'کتاب'۔ کتاب کیسے اور کیونکر کھو سکتی ہے؟ نوجوانو! کتاب کا مفہوم ہی الگ ہے۔ آئیے سمجھیں اِسے، اس کائنات میں چار آسمانی کتابیں اور بے شمار صحیفے نازل ہوئے۔ ان میں سے ایک بھی کتاب کاغذ، قلم اور روشنائی پر مشتمل نہیں تھی مگر قرآن نے اپنے آپ کو ہمیشہ کتاب ہی کہا۔ یہ کلام کاغذ، روشنائی، پرنٹنگ پریس یا بائنڈنگ کا محتاج نہیں تھا بلکہ درختوں کی چھال، پتھر کی تختیوں بلکہ چمڑے کے ٹکڑوں پر محفوظ کیا جاتا رہا۔ پھر اُس کلام کو لوگوں نے اپنے قلب میں اُتارنا شروع کیا اور اس کائنات کی سب سے عظیم کتاب زیرو زبر کی صحت کے ساتھ آج لاکھوں دِلوں میں محفوظ ہے۔ کتاب بہر حال کتاب ہے، درخت کے پتّوں کی شکل میں ہو یا پتھر کی تختی کی صورت میں، کاغذ پر ہو یا سی ڈی، پی ڈی ایف ہو یا کسی دوسری شکل میں مگر وہ کتاب ہے۔

دوستو! ہمارے تین اُستاد ہوتے ہیں: والدین، اساتذہ اور کتابیں۔ کئی کتابیں میری خاموش اُستاد رہی ہیں۔ کس کس کتاب کا ذکر کروں اور کس کس مصنف، مولف، شاعر یا تخلیق کار کا شکر کروں؟ برسہا برس کے اُن کے مشاہدات، تجربات، اُن کی فکر و دانائی سے جو جو استفادہ کیا ہے، اُس کے تو بس ہم مقروض ہیں۔ اسکرین و اسمارٹ فون زدہ نسل کے اس دَور میں نوجوانو! آپ کو جہاں بھی اچھی کتاب ملے اپنے عزیز و اقارب، دوست و احباب یا شناسا کسی نہ کسی کے گلے پڑو اور اُسے وہ پڑھنے دو۔ یہ بھی نیکی ہے، صدقہ ہے۔ اب یہاں پر یہ خیال کہ ہمیں کیا پڑی ہے؟ ایک پُرفتن خیال ہے۔ دراصل کتاب وہ اچھی لگتی ہے جو ہمیشہ سفر میں رہے یعنی ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جائے کیونکہ کتابیں ہماری محسن و غم خوار ہیں اس لئے جن کے گھر میں چھوٹا موٹا کتب خانہ نہ ہو، اُن سے تعلق رکھ کر آپ کیا حاصل کریں گے؟ کتابوں کا کتب خانے سے، الماریوں سے، دِلوں سے اور ذہنوں سے نکل کر سڑک پر اور فٹ پاتھ پر آ جانا کسی بھی قوم کا بڑا المیہ ہے۔ دراصل جب کتاب کی تخلیق، اشاعت، مطالعہ اور اُس پر تبصرے کا عمل رُک جاتا ہے، وہ قوم زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ میں تو اسے اپنا بہترین دوست سمجھتا ہوں جو مجھے وہ کتاب تحفے میں دے جو میں نے پڑھی نہیں ہے!

☆☆☆☆☆

وزیرِ اعظم مودی کی "کیچ دی رین" مہم کے تحت گجرات میں دو جدید ربڑ ڈیم زیرِ

کامواری ندی اور نالے نے ایک بچے کی جان لے لی، دو کمسن لاپتا، ریسکیو آپریشن جاری

بھیونڈی : ۶/ جولائی (شارف انصاری) :۔ بھیونڈی میں مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش کے باعث جگہ جگہ پانی جمع ہونے اور اُبلتے ہوئے ندی نالے عوام کے لیے جان لیوا ثابت ہو رہے ہیں۔ پیر کے روز پیش آنے والے تین الگ الگ واقعات نے پورے شہر کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایک 11 سالہ بچے کی ندی میں ڈوبنے سے موت ہوگئی، جبکہ 17 سالہ اور 13 سالہ دو کمسن اب بھی لاپتا ہیں۔ ان کی تلاش کے لیے پولیس، فائر بریگیڈ، ڈیزاسٹر مینجمنٹ محکمہ اور بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کے ایمرجنسی شعبہ کے سربراہ ساقب کھربے کی قیادت میں ریسکیو ٹیمیں مسلسل سرچ آپریشن میں مصروف ہیں۔ پہلا واقعہ مہاڈا کالونی کا ہے، جہاں 11 سالہ محمد عاطف محمد عرفان شیخ گھر کا کچرا پھینکنے کے لیے کاموا ری ندی کے کنارے گیا تھا۔ اسی دوران تیز بہاؤ کے باعث اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ ندی میں گر کر بہہ گیا۔ تقریباً 18 سے 20 گھنٹے تک جاری سرچ آپریشن کے بعد اتوار کی صبح اس کی لاش ندی کی حفاظتی دیوار کے ایک سوراخ میں پھنسی ہوئی ملی۔ پولیس نے پنچنامہ اور پوسٹ مارٹم کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی۔ دوسرا واقعہ چاوندرہ گاؤں کے کالا پتھر ندی علاقے کا ہے۔ غیبی نگر، گلزار نگر کا رہائشی 17 سالہ محمد غوث اپنے دوستوں کے ساتھ کیکڑے پکڑنے گیا تھا۔ اسی دوران وہ نہانے کے لیے ندی میں اترا اور گہرے پانی میں ڈوب گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، فائر بریگیڈ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ خبر لکھے جانے تک نوجوان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا اور ریسکیو آپریشن مسلسل جاری تھا۔ اسی دوران پیر کی دوپہر تقریباً 12 بجے تیسرا واقعہ پیش آیا۔ دیوجی نگر کی کاکوبائی چال کا رہائشی 13 سالہ ابوزر سرور انصاری چند بچوں کے ساتھ کھیلنے گیا تھا۔ اسی دوران وہ اچانک ایک اُبلتے ہوئے نالے میں گر کر بہہ گیا۔ اطلاع ملتے ہی میونسپل کارپوریشن کی ایمرجنسی ٹیم، فائر بریگیڈ اور پولیس موقع پر پہنچ گئی اور کئی گھنٹوں تک سرچ آپریشن جاری رکھا، لیکن خبر لکھے جانے تک ابوزر کا بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا۔ بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کے ایمرجنسی شعبہ کے سربراہ ساقب کھربے نے بتایا کہ مسلسل بارش کے باعث ندیوں اور نالوں کا آبی سطح اور بہاؤ انتہائی خطرناک ہو چکا ہے۔ میونسپل کمشنر اور ڈپٹی کمشنر پوری صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں، جبکہ تمام ریسکیو ٹیمیں سرچ آپریشن میں مصروف ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ بارش کے دوران ندیوں، نالوں اور پانی بھرے علاقوں سے دور رہیں اور بچوں کو ایسے مقامات پر جانے سے روکیں۔ مسلسل بارش کے دوران پیش آنے والے ان افسوسناک واقعات نے انتظامیہ کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ تمام امدادی ادارے ہائی الرٹ پر ہیں اور شہریوں سے موسم معمول پر آنے تک انتہائی احتیاط برتنے کی اپیل کی جا رہی ہے۔

ایک روز سیمنار اور اولین جلسہ دستار بند دارالعلوم ضیاء الباقیات کڈپہ کے پوسٹر کی رسم اجراء

کڈپہ 6 / جولائی (راست) :۔ تلمیذ وخلیفہ خاص حضرت شیخ التفسیر عارف باللہ حضرت علامہ ڈاکٹر ظہیر احمد باقوی راہی فدائی مدظلہ اور فرزند و جانشین حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا سید شاہ شبیر احمد قادری باقوی مدظلہ کی سرپرستی میں ہفتہ 11 / جولائی کو منعقد ہونے والے عظیم الشان یک روزہ سیمنار بعنوان بعنوان فیضان قدوۃ العلماء شیخ التفسیر حضرت علامہ سید شاہ عبدالجبار قادری باقوی نیشاپوری قدس سرہ سابق ناظر جامعہ باقیات صالحات، ویلور، جامعۃ العوام الثنایہ کڈپہ و بانی دارالعلوم ضیاء الباقیات اور اولین جلسہ دستار بندی و تقسیم اسناد دارالعلوم ضیاء الباقیات کے پوسٹر کی اجراء آج بعد نماز عصر "ایوان عبدالجبار" بسم اللہ نگر، کڈپہ میں منعقدہ ایک باوقار اور پر اثر تقریب میں خلف اکبر و جانشین حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا مولوی سید شاہ شبیر احمد قادری باقوی کے ہاتھوں عمل میں آئی اس موقع پر حضرت شیخ التفسیر کے فرزندان حضرت مولانا سید شاہ اقبال احمد قادری باقوی، حضرت مولانا حافظ سید شاہ بشیر احمد ثنائی، حضرت مولانا حافظ مفتی سید شاہ سعید احمد قادری باقوی کے علاوہ حضرت مولانا قاضی شاہ ٹی بشیر احمد ثنائی، مولانا سید شاہ ناصر حسین قادری باقوی، مولانا پی کلیم اللہ خان رشادی، مولانا رشید احمد ثنائی، جناب سید شاہ سہیل احمد قادری، جناب سید بابا فخر الدین قادری اور جناب سید نوید احمد قادری موجود تھے۔

PoK کے رہنما نے بھارت سے مدد کی گہار لگائی

مظفر آباد۔ 6/ جولائی۔ ایم این این۔ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں جاری بدامنی کے درمیان، جس میں اب تک درجنوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (جے اے اے سی) کے رہنما، سردار امان خان نے بھارت کے ساتھ قریبی تعلقات کی کوشش کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اسلام آباد نے احتجاج پر بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن کے بعد خطے میں اقتصادی ناکہ بندی کر دی ہے۔ جے اے اے سی کے رہنما نے نئی دہلی سے انسانی امداد بھیجنے اور لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے ساتھ سرحد کھولنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ حالات مزید خراب ہونے کی صورت میں شہریوں کے پاس ہندوستان جانے کا انتخاب ہونا چاہیے۔ ہمیں ہندوستان کی مدد کی ضرورت ہے۔ راشن کی کمی ہے... اور ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ خان کو سوشل میڈیا پر ایک وسیع پیمانے پر گردش کرنے والی ویڈیو میں یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاک مقبوضہ کشمیر کے رہائشیوں کو خوراک اور ادویات کی قلت کا سامنا ہے کیونکہ سیکورٹی فورسز نے مظاہرین کے خلاف کارروائیاں تیز کر دی ہیں، جس سے شدید انسانی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ راولاکوٹ کے عیدگاہ گراؤنڈ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے خان نے ہجوم سے پوچھا کہ کیا انہیں لائن آف کنٹرول کی طرف بڑھنا چاہیے۔ ہجوم نے بار بار جواب دیا، "اس کی طرف بڑھو۔" انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکام نے لوگوں کے مطالبات کا جواب گولیوں سے دیا تو "ہمارے پاس اور راستے بھی ہیں"۔ جے اے اے سی کے رہنما نے پونچھ اور ڈوڈا اسیکٹرز میں ایل او سی کو کھولنے پر بھی زور دیا، دعویٰ کیا کہ اسلام آباد کا کریک ڈاؤن خطے میں رہنے والے لوگوں کو درپیش مشکلات کو مزید بڑھا رہا ہے۔ یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پی او کے میں گزشتہ ماہ سے پاکستانی انتظامیہ کے خلاف بڑے پیمانے پر مظاہرے ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتے، عیدگاہ گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی ایک زبردست احتجاجی ریلی کے دوران، لوگوں نے پی او کے پاکستان کا حصہ نہیں ہے" اور "ہم آزادی چاہتے ہیں" جیسے نعرے لگائے، اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ اصلاحات کے مطالبات کے ساتھ ایک حقیقی مقامی مزاحمت کے طور پر جو ابتدا میں شروع ہوئی تھی وہ اب پاکستان کے طویل عرصے سے جاری سیاسی کنٹرول والے خطے سے آزادی کی کھلی کال میں تبدیل ہوگئی ہے۔

ٹی ای ٹی پرچہ لیک معاملہ: مبینہ ماسٹر مائنڈ کی بیوی سمیت چاروں ملزمان کو 18 جولائی تک عدالتی تحویل، اگلی سماعت بھی 18 جولائی کو

بھیونڈی : ۶/ جولائی (شارف انصاری) :۔ مہاراشٹر کے مشہور ٹیچر ایلیجیبلیٹی ٹیسٹ (TET) پرچہ لیک معاملے میں پیر کے روز بھیونڈی عدالت میں اہم سماعت ہوئی۔ اس معاملے میں گرفتار راجیو شاؤ (45)، آکاش کمار (30)، دھیراج سنگھ (28) اور مبینہ ماسٹر مائنڈ کی اہلیہ سمن کماری گپتا کو جج ایس۔ ایم۔ سوتار کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ سماعت کے بعد عدالت نے چاروں ملزمان کو 18 جولائی تک عدالتی تحویل (جوڈیشل کسٹڈی) میں بھیج دیا۔ اس مقدمے کی اگلی سماعت بھی 18 جولائی کو ہوگی۔ چاروں ملزمان گزشتہ دس دنوں سے کون گاؤں پولیس کی تحویل میں تھے۔ سماعت کے دوران پولیس نے عدالت کو بتایا کہ ملزمان سے ضروری پوچھ گچھ مکمل ہو چکی ہے اور فی الحال مزید پولیس ریمانڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد عدالت نے تمام ملزمان کو عدالتی تحویل میں بھیجنے کا حکم صادر کیا۔ ملزمان کی جانب سے مقدمہ لڑنے والے ایڈوکیٹ شیلیش گائیکواڑ نے بتایا کہ چاروں ملزمان نے پولیس ریمانڈ کے دوران تفتیش میں مکمل تعاون کیا۔ ان سے ضروری پوچھ گچھ مکمل ہونے کے باعث پولیس نے بھی مزید ریمانڈ کا مطالبہ نہیں کیا، جس کی بنیاد پر عدالت نے انہیں عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر ٹیچر ایلیجیبلیٹی ٹیسٹ (TET) پرچہ لیک معاملے کی تفتیش کون گاؤں پولیس کر رہی ہے۔ اب تک کی جانچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ امتحان کا سوالیہ پرچہ مبینہ طور پر اتر پردیش کے آگرہ میں واقع ایک پرنٹنگ پریس سے غیر قانونی طور پر باہر نکالا گیا اور دہلی کے راستے مہاراشٹر پہنچایا گیا۔ بعد ازاں ایک منظم نیٹ ورک کے ذریعے یہ پرچہ امیدواروں تک پہنچانے کی سازش رچی گئی۔ تحقیقاتی ایجنسیوں نے اب تک اس معاملے میں 10 ملزمان کو گرفتار کیا ہے، تاہم پرچہ لیک ریکیٹ کا مبینہ اصل سرغنہ اور چند دیگر ملزمان ابھی بھی مفرور ہیں۔ پولیس مالی لین دین، ڈیجیٹل شواہد، موبائل ڈیٹا اور بین الریاستی نیٹ ورک کی تمام کڑیوں کو جوڑنے میں مصروف ہے۔ اب اس ہائی پروفائل معاملے میں سب کی نظریں 18 جولائی پر ٹکی ہوئی ہیں، جب چاروں ملزمان کو دوبارہ عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ اسی روز عدالت کے سامنے تفتیش کی پیش رفت کی رپورٹ پیش کی جائے گی اور مقدمے میں آئندہ قانونی کارروائی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

انڈین مجاہدین مقدمہ: 38 / ملزمین کی پھانسی کی سزاؤں پر کل گجرات ہائی کورٹ فیصلہ ظاہر کریگی

عدالت سے انصاف کی امید، ملزمین کے دفاع میں جمعیۃ نے ملک کے نامور وکلاء کو پیش کیا: مولانا حلیم اللہ قاسمی

احمد آباد: ۶/ جولائی (پریس ریلیز) :۔ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ میں نچلی عدالت سے پھانسی کی سزا پانے والے 38 / ملزمین اور عمر قید کی سزا پانے والے 11 / ملزمین کی اپیلوں پر کل گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ فیصلہ ظاہر کریگی۔ گذشتہ ماہ عدالت نے فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ فریقین کے دلائل کی سماعت عدالت نے تقریباً ایک سال تک کی تھی۔ گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ میں خصوصی سیشن عدالت کے 38 / ملزمین کو پھانسی کی سزا دیئے جانے والے فیصلہ کی تصدیق کے لیئے گجرات حکومت کی جانب سے ہائی کورٹ میں داخل اپیل کی سماعت کی تھی۔ گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اے وائی کوگجے اور جسٹس سمیر دوے نے تقریباً ایک سال تک اس اہم مقدمہ کی یومیہ کی بنیاد پر حتمی سماعت کی تھی، دو رکنی بینچ نے ملزمین کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی اپیلوں پر بھی سماعت کی۔ کل 49 / ملزمین میں سے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے جمعیۃ علماء احمد آباد (گجرات) کے تعاون سے 39 / ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی ہے۔ گجرات ہائی کورٹ کی جانب سے فیصلہ کی تاریخ ظاہر کیئے جانے کے بعد ممبئی میں صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ملزمین کے دفاع میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نے ملک کے نامور کریمنل وکلاء کی خدمات حاصل کی تھی تا کہ منظم و موثر طریقے سے ملزمین کے مقدمات کی پیروی کی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ سینئر ایڈوکیٹ ایس ناگامتھو (سبکدوش جج مدراس ہائیکورٹ)، سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن، سینئر ایڈوکیٹ مہر دیسائی، ایڈوکیٹ یوگ موہت چودھری، ایڈوکیٹ ہردے بوچ، ایڈوکیٹ سومناتھ نے بحث کی تھی جبکہ سینئر وکلاء کی معاونت ایڈوکیٹ خالد شیخ، ایڈوکیٹ پایوشی رائے، ایڈوکیٹ سدھارتھ، ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ استوتی رائے، ایڈوکیٹ بلال نظامی، ایڈوکیٹ ارجن و دیگر نے کی تھی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ انہیں عدالت سے انصاف کی امید ہے۔ ملزمین اور ان کے اہل خانہ طویل عرصے سے انصاف کے منتظر ہیں۔ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ ہندوستانی عدلیہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا ایسا مقدمہ ہے جس میں 35 / ایف آئی آر (مقدمات) کو یکجا کر کے ایک ہی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی، دوران سماعت 1164 سرکاری گواہان کے بیانات قلمبند کیئے گئے۔ گجرات سلسلہ وار بم دھماکہ کے معاملے میں 56 / لوگوں کی موت جبکہ 246 / لوگ شدید زخمی ہوئے تھے۔ کل 78 / ملزمین کے خلاف خصوصی سیشن عدالت میں مقدمہ چلا جس میں عدالت نے 29 / ملزمین کو ناکافی ثبوت و شواہد کی بنیاد پر مقدمہ سے بری کر دیا تھا جبکہ 49 / ملزمین کو قصوروار ٹھہرایا تھا۔ 7015 / صفحات پر مشتمل سیشن عدالت کا فیصلہ ہے جبکہ اس مقدمہ کے کل دستاویزات 788690 ہے۔

بھیونڈی میں موسلا دھار بارش سے معمول زندگی مفلوج، کئی مقامات پر درخت گرنے سے افراتفری

بھیونڈی : ۶/ جولائی (شارف انصاری) :۔ مہاراشٹر کے بھیونڈی شہر میں پیر کی صبح سے جاری موسلا دھار بارش نے پورے شہر کی رفتار تھام دی ہے۔ مسلسل بارش کے باعث نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہوگیا، جبکہ تین بتی علاقے میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے۔ کمر تک پانی بھر جانے سے شہریوں کو شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اور متعدد دکانوں میں پانی داخل ہونے سے تاجروں کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ دوسری جانب شہر کے مختلف علاقوں میں درخت اور ان کی بڑی شاخیں گرنے کے کئی واقعات بھی پیش آئے، جس کے باعث فائر بریگیڈ کی ٹیمیں مسلسل راحت اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف رہیں۔ تین بتی علاقے میں پانی بھر جانے سے سڑکیں مکمل طور پر زیر آب آگئیں اور لوگوں کو کمر تک پانی میں چل کر آمد و رفت کرنا پڑی۔ کئی دکانوں میں بارش کا پانی داخل ہونے سے بڑی مقدار میں سامان خراب ہوگیا۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ نکاسیٔ آب کے مناسب انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال ایسی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔ مقامی افراد نے الزام لگایا کہ نالوں کی بروقت صفائی نہ ہونے کے باعث بارش کا پانی سڑکوں پر جمع ہوگیا۔ قابل ذکر ہے کہ بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن نے مانسون سے قبل شہر کے 50 سے 60 فیصد نالوں کی صفائی مکمل کرنے کا دعویٰ کیا تھا اور باقی کام بھی بارش سے پہلے مکمل کرنے کی بات کہی تھی۔ تاہم پیر کے روز سامنے آنے والے حالات نے ان دعوؤں پر سوالیہ نشان لگا دیا۔ کئی مقامات پر نالوں کا پانی مین ہول سے ابل کر سڑکوں پر بہتا نظر آیا، جس سے پانی جمع ہونے کی صورتحال مزید سنگین ہوگئی۔ شدید بارش کے دوران شہر کے مختلف حصوں میں درخت گرنے کے واقعات نے شہریوں کی تشویش میں اضافہ کر دیا۔ دھامنکر ناکہ روڈ پر واقع کملا ہوٹل کے قریب ایک بڑا درخت سڑک پر گر گیا، جبکہ مہاویر چوک۔ انجور پھاٹا میں ہری ہر بلڈنگ کے سامنے بھی درخت گرنے کی اطلاع ملی۔ چاوندرا اور بھادوڑ علاقوں میں بھی درخت اور بڑی شاخیں گرنے کے بعد فائر بریگیڈ کی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر انہیں ہٹا دیا۔ سب سے تشویشناک صورتحال بھوانی نگر۔ کامت گھر میں سائی راج بلڈنگ کے قریب سامنے آئی، جہاں ایک بہت بڑا پیپل کا درخت دیوار پر آ کر ٹک گیا۔ انتظامیہ کو خدشہ ہے کہ اگر دیوار گر گئی تو اطراف میں رہنے والے افراد کی جان و مال کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ اس کے پیش نظر فائر بریگیڈ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیموں نے فوری طور پر راحت اور بچاؤ کا آپریشن شروع کر دیا۔ اگرچہ ان تمام واقعات میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، تاہم مسلسل بارش کے پیش نظر انتظامیہ مکمل طور پر چوکس ہے۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ خراب موسم کے دوران پرانے درختوں، کمزور دیواروں اور خستہ حال عمارتوں کے قریب جانے سے گریز کریں اور کسی بھی ہنگامی صورتحال کی اطلاع فوری طور پر متعلقہ انتظامیہ یا فائر بریگیڈ کو دیں۔ محکمۂ موسمیات کی جانب سے بارش کا سلسلہ جاری رہنے کی پیش گوئی کے باعث فی الحال بھیونڈی کے شہریوں کی مشکلات کم ہوتی نظر نہیں آ رہیں۔

وزیر اعظم مودی کا دورہ آسٹریلیا دفاع، تجارت اور توانائی کے تعلقات کو گہرا کرے گا: آسٹریلیائی ہائی کمشنر

نئی دہلی۔ 6/ جولائی۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ آسٹریلیا سے قبل، ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر فلپ گرین نے کہا کہ اس دورے سے دفاع، تجارت، توانائی، تعلیم اور عوام سے عوام کے تعلقات میں دوطرفہ تعاون کو نئی رفتار ملے گی، دونوں ممالک اپنی مضبوط ہوتی اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ اسے وزیر اعظم مودی کا بطور وزیر اعظم آسٹریلیا کا تیسرا دورہ قرار دیتے ہوئے، گرین نے کہا کہ ہندوستانی رہنما میلبورن جائیں گے، جو آسٹریلیا کے سب سے بڑے شہروں میں سے ایک ہے اور ایک متحرک ہندوستانی باشندوں کا گھر ہے۔ گرین نے کہا، "وزیر اعظم مودی کا ہندوستان کے وزیر اعظم کے طور پر تیسرا دورہ، وہ میلبورن آ رہے ہیں، جو آسٹریلیا کے سب سے بڑے دارالحکومتوں میں سے ایک ہے اور ہندوستانی تارکین وطن کے لیے ایک اہم جگہ ہے۔" ہندوستان- آسٹریلیا شراکت داری کے ستونوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا، "ہمارے تعلقات کو سٹریٹجک صف بندی کے تین شعبوں سے آگے بڑھایا گیا ہے۔ پہلا، دفاع اور سلامتی کے شعبے میں۔ دوم، کیونکہ ہماری معیشتیں اس قدر تکمیلی ہیں اور ہمارے پاس بہت زیادہ مواقع ہیں۔ تیسرے، کیونکہ اب آسٹریلیا میں ہندوستانی نژاد افراد کے دس لاکھ سے زیادہ لوگ موجود ہیں۔ وہ آسٹریلیا کی طرح معاشرے میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔ وزیر اعظم مودی کا پرتپاک استقبال کیا جائے گا۔ اقتصادی تعاون پر، گرین نے کہا کہ آسٹریلیا نے چار شعبوں کی نشاندہی کی ہے جو مستقبل میں تعاون کے لیے بہترین مواقع پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم نے چار شعبوں کی نشاندہی کی ہے جو آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان بہترین مواقع کے حقیقی شعبے ہیں، اور وہ ہیں تعلیم، زراعت اور خوراک، سیاحت، اور سبز توانائی کی فراہمی کا سلسلہ"۔ دوطرفہ تجارت میں تیز رفتار ترقی پر زور دیتے ہوئے، گرین نے نوٹ کیا، "گزشتہ پانچ سالوں میں، دنیا کو ہندوستان کی برآمدات میں 40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اسی مدت میں، آسٹریلیا کو ہندوستان کی برآمدات میں 200 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو باقی دنیا کے مقابلے پانچ گنا زیادہ تیز ہے۔" توانائی کے تعاون کے بارے میں، انہوں نے کہا، "آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان، ہمارا پہلے سے ہی اچھا بہاؤ ہے، چاہے وہ کوئلہ ہو، ڈیزل ہو، ہوابازی کا ایندھن ہو، یا ایل این جی۔ اس بارے میں بات چیت ہوگی کہ ہم اپنے دوطرفہ تعلقات اور توانائی کے بہاؤ سے اپنے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ کیسے پہنچا سکتے ہیں۔" دفاعی تعلقات پر بات کرتے ہوئے گرین نے کہا کہ بحر ہند دونوں ممالک کے درمیان سٹریٹجک تعاون کے لیے سب سے اہم علاقہ ہے۔

ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے عالمی مواقع کھول رہے ہیں: پیوش گوئل

نئی دہلی۔ 6/ جولائی۔ ایم این این۔ تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج کہا کہ ٹکنالوجی سے چلنے والی، دولسانی انتظامی تعلیم دیہی-شہری تقسیم کو ختم کرنے میں مدد کر سکتی ہے اور باصلاحیت اور ضرورت مند طلباء کے لیے ان کے حالات سے قطع نظر معیاری تعلیم کو قابل رسائی بنا سکتی ہے۔ نئی دہلی سے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ ادے پور میں ایک نئے شروع کیے گئے کورس کے افتتاح کے موقع پر عملی طور پر خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ آن لائن دو لسانی بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن پروگرام ایک منفرد پہل ہے جو سادہ اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی زبان میں انتظامی تعلیم فراہم کر کے وسیع پیمانے پر اثر ڈال سکتا ہے۔ جناب گوئل نے کہا کہ پروگرام کی دولسانی نوعیت، ہندی اور انگریزی میں، آئی آئی ایم کی تعلیم کی ساکھ اور معیار کو لوگوں کے وسیع تر طبقے کے لیے قابل رسائی بنانے میں مدد کرے گی۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ انڈر گریجویٹ پروگرام ہندوستان اور ہندوستانی صنعت کی خدمت کرے گا اور ایک کامیاب اقدام کے طور پر ابھرے گا۔ وزیر نے کہا کہ ہندوستان میں تقریباً 100 کروڑ انٹرنیٹ صارفین ہیں اور نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق بڑے پیمانے پر اچھے معیار کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ذرائع استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ورچوئل لرننگ پیراڈائم کو پورے ملک میں پھیلایا جانا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور آن لائن تعلیم تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ "آئی آئی ایم کے کلاس روم اب اسکرین پر نظر آئیں گے۔ وزیر نے کہا کہ یہ پروگرام بھیلواڑہ کی ایک چھوٹی دکان سے لے کر باسٹر میں رہنے والے لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام کو اسکرین، لیپ ٹاپ یا اسمارٹ فون پر بھی دیکھا جا سکتا ہے اور اس لیے یہ بہت اہمیت کا حامل ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب یہ پروگرام آن لائن فراہم کیا جائے گا، امتحانات آف لائن منعقد کیے جائیں گے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ احتساب کی کوئی کمی نہ ہو۔ جناب گوئل نے پروگرام کو مضبوط بنانے کے لیے چار تجاویز کا خاکہ پیش کیا۔ اپنی پہلی تجویز کے طور پر، انہوں نے کہا کہ جہاں تک ممکن ہو، ہائبرڈ ماڈل میں فیکلٹی کے ماہانہ دورے شامل کیے جائیں اور طلباء کو مختلف مقامات پر ملاقات کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ انتظامی تعلیم صرف اسکول، کالج یا کلاس روم سیکھنے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں طلباء کے درمیان تعامل اور حرکیات بھی شامل ہیں۔ وزیر نے کہا کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، مصنوعی ذہانت اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی انتظامیہ کی ضروریات کو تبدیل کر رہی ہے۔

ایک پین انڈیا سپر اسٹار سے لے کر ہندوستانی ثقافت کے عالمی چہرے تک

ممبئی: ۶/ جولائی (ایم ملک) ہندوستانی سینما کی سب سے بڑی کامیابی کی کہانیوں میں سے ایک بنانے سے لے کر ایک کہانی کار بننے تک جو ہندوستانی روایات میں جڑی کہانیوں کو دنیا کے سامنے لاتا ہے، رشب شیٹی نے اپنے لیے ایک جگہ بنائی ہے۔ ایک اداکار، مصنف، ہدایت کار، اور نیشنل ایوارڈ یافتہ کے طور پر، اس نے بار بار ثابت کیا ہے کہ مستند، بنیادی کہانیوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ کانتارا فرنچائز کی زبردست کامیابی نے انہیں نہ صرف پین انڈیا سپر اسٹار بنا دیا ہے بلکہ ہندوستانی ثقافت کا ایک مضبوط نمائندہ بھی بنا دیا ہے۔ ان کی سالگرہ کے موقع پر، آئیے ان پانچ وجوہات کو دریافت کرتے ہیں جن کی وجہ سے رشاب شیٹی لاکھوں لوگوں کے لیے متاثر کن ہیں۔ رشبھ شیٹی نے وہ مقام حاصل کیا ہے جو بہت کم فلم سازوں کو حاصل ہوتا ہے۔ کانتارا فرنچائز میں ایک اداکار، مصنف اور ہدایت کار کے طور پر، اس نے ہندوستانی سینما کی سب سے بڑی کامیابی کی کہانیوں میں سے ایک تخلیق کی۔ اس فرنچائز نے دنیا بھر میں 1500 کروڑ سے زیادہ کی کمائی کی ہے۔ یہ کامیابی صرف آمدنی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہندوستانی ثقافت میں جڑی کہانیوں کی بڑھتی ہوئی عالمی مقبولیت کی بھی عکاسی کرتی ہے۔

نیو ماڈل گروپ آف اسکول دودھ باؤلی کی تقریب حلف برداری، طلبہ کابینہ نے عہدوں کا لیا حلف

حیدرآباد: ۶/ جولائی (راست) نیو ماڈل گروپ آف اسکول کے زیر اہتمام سالانہ انویسٹیچر تقریب (تقریب حلف برداری) سالار ملت اسپورٹس کمپلیکس، چندولال بارہ دری میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا مقصد طلبہ میں قائدانہ صلاحیتوں، احساسِ ذمہ داری، نظم وضبط اور خدمتِ خلق کے جذبے کو فروغ دینا تھا۔ اسکول کی نومنتخب طلبہ کابینہ نے اپنے عہدوں کا باضابطہ حلف اٹھایا۔ بعد ازاں مختلف عہدوں پر منتخب طلبہ و طالبات کو مہمانانِ خصوصی کے ہاتھوں بیجز (Badges) پہنائے گئے اور انہیں اپنی ذمہ داریاں دیانت داری، محنت اور خلوص کے ساتھ انجام دینے کی تلقین کی گئی۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی کے طور پر تلنگانہ کے ریٹائرڈ آئی پی ایس آفیسر بابو راؤ، جی ایچ ایم سی کے انچارج سید اقبال علی، کالا پتھر پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او محمد خلیل پاشاہ، ایم۔ ایس۔ فاروق (صدر کومی) محمد سلیم (سابق کارپوریٹر)، دھرمندر، سید مظہر، عبدالرب طاہر خان اور دیگر نے شرکت کی۔ مہمانانِ خصوصی نے اپنے خطابات میں نومنتخب طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ قیادت کا منصب صرف اعزاز نہیں بلکہ ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنی تمام تر توجہ تعلیم پر مرکوز رکھیں، محنت، دیانت، نظم وضبط اور اعلیٰ اخلاق کو اپنی شخصیت کا حصہ بنائیں اور والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی رہنمائی پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کریں۔ ریٹائرڈ آئی پی ایس آفیسر بابو راؤ نے اپنے خطاب میں طلبہ کو اعلیٰ خواب دیکھنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اگر ارادہ مضبوط اور محنت مسلسل ہو تو آئی اے ایس اور آئی پی ایس جیسے اعلیٰ ترین سرکاری عہدوں تک پہنچنا ہرگز ناممکن نہیں۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ وہ آج ہی سے اپنے مستقبل کا واضح ہدف مقرر کریں اور پوری یکسوئی کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں۔ دھرمندر نے کہا کہ ملک کی ترقی میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا کردار انتہائی اہم ہے، اس لیے طلبہ کو سائنس، تحقیق اور جدید علوم کی جانب خصوصی توجہ دینی چاہیے تاکہ وہ مستقبل میں قوم و ملک کی خدمت کر سکیں۔ اس موقع پر اسکول کے کرسپانڈنٹ خلیل الرحمٰن نے مہمانانِ خصوصی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ نیو ماڈل گروپ آف اسکول صرف نصابی تعلیم ہی نہیں بلکہ طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی، قائدانہ صلاحیتوں اور اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دیتا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ محنت، لگن اور نظم وضبط کو اپنا شعار بنائیں

اتوارہ پولیس کی کاروائی
تلوار لے کر گھومنے والا نوجوان گرفتار

ناندیڑ، 6 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے جاری خصوصی مہم کے دوران اتوارہ پولیس نے ایک نوجوان کو عوامی مقام پر تیز دھار تلوار کے ساتھ گھومتے ہوئے گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق 5 جولائی 2026 کی رات تقریباً 9:50 بجے جرائم کی تفتیشی ٹیم کو خفیہ اطلاع ملی کہ حیدر باغ پانی کی ٹینکی کے قریب ایک نوجوان ہاتھ میں تلوار لیے مشتبہ انداز میں گھوم رہا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے پنچ گواہوں کی موجودگی میں موقع پر چھاپہ مار کر کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران ** تمجید خان عباس خان (20 سال)، ساکن پیرنگر، حال مقیم ملت نگر، ناندیڑ ** کو حراست میں لیا گیا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے تقریباً ** 33 انچ لمبی لوہے کی تیز دھار تلوار برآمد ہوئی، جسے ضبط کرلیا گیا۔ ضبط شدہ تلوار کی مالیت تقریباً ** 500 روپے ** بتائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں اتوارہ پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 236/2026 ** درج کرتے ہوئے بھارتی اسلحہ قانون کی دفعہ 4/25 ** کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا ہے، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گرو، سب ڈویژنل پولیس آفیسر پرشانت شندے کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر کھنال، پولیس انسپکٹر سنجے شندے اور اتوارہ پولیس کے جرائم تفتیشی دستے نے کامیابی سے انجام دی۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہونے یا عوامی مقامات پر اس کے استعمال کی اطلاع ملے تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو مطلع کریں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امن وامان میں خلل ڈالنے والوں کے خلاف آئندہ بھی سخت کارروائیاں جاری رہیں گی۔

ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر کے لیے
نوجوان مائی بھارت پورٹل پر رجسٹریشن کریں: ضلع کلکٹر

ناندیڑ، 6 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے وہ مائی بھارت پورٹل پر اپنی رجسٹریشن ضرور کرائیں۔ یہ اپیل انہوں نے پیر کے روز ضلع کلکٹر آفس میں منعقدہ ** مائی بھارت مرکز ** کی ضلع سطحی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کی۔ اجلاس میں ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر مہیش پاٹل، ضلع اسکل آفیسر شری پاد پرلیکر، ضلع یوتھ آفیسر ** اشنی کانکٹے، این ایس ایس کے ڈائریکٹر ** ڈاکٹر ماروتی گائیکواڑ، ضلع صنعت مرکز کے ستیش چوہان، محکمہ تعلیم کے اے۔ وی۔ گنجےوار، ضلع کھیل آفیسر بالاجی شریکر سمیت مختلف محکموں کے افسران اور نمائندے شریک ہوئے۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے نوجوانوں کی ہمہ جہت ترقی کے لیے مختلف تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ منشیات سے پاک معاشرہ، سڑکوں کی حفاظت، مسابقتی امتحانات کی رہنمائی اور ** مصنوعی ذہانت (AI) ** سے متعلق تربیتی پروگراموں کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اقدامات نوجوانوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے ** این ایس ایس، این سی سی اور مائی بھارت ** کے مشترکہ تعاون سے نوجوانوں کے لیے سال بھر مؤثر اور جامع سرگرمیوں کے انعقاد کی ہدایت بھی دی۔

جوئے کے اڈے پر پولیس کا چھاپہ، 7 ملزمان گرفتار

ناندیڑ، 6 جولائی: ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت مرکھیل پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے دیگلور تعلقہ کے موضع ** بھوتن بپّر گا میں قائم ایک جوئے کے اڈے پر کامیاب چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران 7 ملزمان کو حراست میں لے لیا گیا جبکہ تقریباً ** 1 لاکھ 98 ہزار 200 روپے ** مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی 5 جولائی 2026 کو ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر خفیہ اطلاع کی بنیاد پر انجام دی گئی۔ پولیس ٹیم نے پنچ گواہوں کی موجودگی میں کھیت میں ایک درخت کے نیچے جاری "تیرٹ" نامی جوئے پر چھاپہ مارا اور موقع سے جوئے میں ملوث افراد کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے ** 23 ہزار 200 روپے نقد، 6 اینڈرائیڈ موبائل فون (تقریباً 65 ہزار روپے)، 2 موٹر سائیکلیں (تقریباً ایک لاکھ 10 ہزار روپے) ** اور جوئے میں استعمال ہونے والا دیگر سامان، بشمول چھاپے والے تاش کے پتے، ضبط کیے۔

دیگلور: ممنوعہ گٹکھا اور خوشبودار تمباکو ضبط

ناندیڑ، 6 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں ممنوعہ گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو کی فروخت، ذخیرہ اندوزی اور نقل وحمل کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت ** دیگلور پولیس ** نے مؤثر کارروائی کرتے ہوئے 10 ہزار 215 روپے ** مالیت کا ممنوعہ گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو ضبط کرلیا۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی ** 5 جولائی 2026 ** کو ** ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن ** کی ہدایت پر خفیہ اطلاع کی بنیاد پر تعلقہ دیگلور کے موضع ابراہیم پور میں انجام دی گئی۔ چھاپے کے دوران ** شیواجی آکاش انگلے (35 سال)، ساکن ابراہیم پور، تعلقہ دیگلور کی دکان سے فروخت کے لیے ذخیرہ کیا گیا ممنوعہ گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو ضبط کیا گیا، جس کی مجموعی مالیت 10 ہزار 215 روپے ** بتائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں دیگلور پولیس اسٹیشن میں ** جرم نمبر 324/2026 درج کرتے ہوئے ** بھارتیہ نیائے سنہتا اور ** فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا ہے، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن ** اور ** سب ڈویژنل پولیس آفیسر کرن پولپلگھاٹ کی نگرانی میں پولیس انسپکٹر سوریہ موہن بولمواڑ، پولیس سب انسپکٹر ہنومنت شندے، پولیس اہلکار اشوک گھومے، نامدیو شیروڑے اور اوم پرکاش ڈیڈے وارنے کامیابی سے انجام دی۔

پونے ایکسپریس کو ہڈپسر کے بجائے پونے کے مرکزی اسٹیشن تک چلایا جائے
وندے بھارت سلیپر مراٹھواڑہ کے راستے سے شروع کی جائے: چوہان

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) سابق وزیر اعلیٰ اور رکنِ پارلیمنٹ اشوک راؤ چوہان نے مطالبہ کیا ہے کہ ناندیڑ۔ پونے ایکسپریس کو ہڈپسر اسٹیشن پر ختم کرنے کے بجائے پہلے کی طرح پونے کے مرکزی ریلوے اسٹیشن تک چلایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی جلد شروع ہونے والی ممبئی۔ حیدرآباد وندے بھارت سلیپر ٹرین کو مراٹھواڑہ کے راستے سے چلانے کا بھی مطالبہ کیا۔ وہ جنوبی وسطی ریلوے کی جانب سے ناندیڑ ڈویژن کے ارکانِ پارلیمنٹ کی منعقدہ اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے مراٹھواڑہ میں ریلوے کے بنیادی ڈھانچے، مسافروں کی سہولت اور تحفظ سے متعلق کئی اہم مسائل پر زور دیا۔ اشوک راؤ چوہان نے کہا کہ ناندیڑ ** پونے ایکسپریس کو ہڈپسر کے بجائے دوبارہ پونے کے مرکزی اسٹیشن تک لے جانا مراٹھواڑہ کے تمام ارکانِ پارلیمنٹ کا متفقہ مطالبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہڈپسر اسٹیشن مسافروں کے لیے انتہائی غیر سہولت بخش ہے، کیونکہ ٹرین علی الصبح وہاں پہنچتی ہے اور وہاں سے شہر کے دیگر علاقوں تک پہنچنا مسافروں کے لیے دشوار ہوجاتا ہے، جس کے باعث عوام میں شدید ناراضگی پائی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جلد ہی ممبئی سے چنئی، بنگلورو اور حیدرآباد کے لیے ** وندے بھارت سلیپر ** ٹرینیں شروع ہونے والی ہیں، جو پونے، سولاپور اور واڑی کے راستے چلیں گی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ممبئی ** حیدرآباد وندے بھارت سلیپر کو منماڑ، چھترپتی سمبھاجی نگر اور ناندیڑ کے راستے چلایا جائے تاکہ شمالی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ کے عوام کو بھی جدید اور معیاری ریلوے سہولت میسر آسکے۔ انہوں نے ناندیڑ سے لاتور اور دولت آباد (دونڈ) کے راستے پونے تک نئی ** وندے بھارت ایکسپریس ** شروع کرنے اور ناندیڑ ** چھترپتی سمبھاجی نگر مسافر ٹرین کو دوبارہ بحال کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ اس کے علاوہ ریاست رانی اور نندی گرام جیسی ٹرینوں میں جدید ** LHB کوچ ** لگانے اور ٹرینوں کی باقاعدہ صفائی یقینی بنانے پر بھی زور دیا۔ ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں پر بات کرتے ہوئے انہوں نے ناندیڑ۔ لاتور ریلوے لائن کے تفصیلی منصوبہ جاتی رپورٹ (DPR) کی تیاری میں تیزی لانے پر ریلوے حکام کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ ناندیڑ۔ بیدر ریلوے منصوبے کے لیے کرناٹک حکومت کی عدم دلچسپی کے پیش نظر وہ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ یا راجیہ سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف ملیکارجن کھرگے سے بات کرکے اس مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے ناندیڑ۔ لاتور، ناندیڑ۔ بیدر اور بودھن۔ مکھیڑ۔ لاتور ریلوے منصوبوں کو اولین ترجیح دے کر جلد مکمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ کسانوں اور تاجروں کے مفاد میں انہوں نے مدکھیڑ کے پھول کاشت کرنے والے کسانوں کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ مدکھیڑ سے بڑی مقدار میں پھول ممبئی اور حیدرآباد بھیجے جاتے ہیں، اس لیے خراب ہونے والے مال کی لوڈنگ اور اَن لوڈنگ کے لیے مدکھیڑ اسٹیشن پر مناسب وقت تک ٹرینوں کا قیام ضروری ہے۔ اسی طرح ناندیڑ ضلع میں کھاد اتارنے کے لیے تین سے چار مقامات مقرر کیے جائیں تاکہ کسانوں اور تاجروں کا وقت اور اخراجات دونوں بچ سکیں۔ انتظامی امور پر اظہار خیال کرتے ہوئے اشوک راؤ چوہان نے ** "ون ڈسٹرکٹ، ون ڈویژن" ** پالیسی اپنانے کی تجویز دی اور کہا کہ مہاراشٹر کی حدود میں واقع تمام ریلوے اسٹیشن ناندیڑ ڈویژن کے تحت ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ناندیڑ ضلع کے بعض علاقوں کو حیدرآباد ڈویژن سے منسلک کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ گزشتہ سال ارکانِ پارلیمنٹ کی میٹنگ نہ ہونے کے سبب رواں سال مزید چھ ماہ بعد ایک اور اجلاس منعقد کیا جائے، جس میں سنٹرل ریلوے اور ریلوے بورڈ کے اعلیٰ حکام بھی شریک ہوں تاکہ اہم مسائل پر مؤثر فیصلے کیے جاسکیں۔ آخر میں انہوں نے ریلوے اوور برج اور انڈر پاس کی تعمیر کے دوران پیدل چلنے والوں کے لیے فٹ اوور برج کو لازمی قرار دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ کئی انڈر پاس ناقص منصوبہ بندی کے باعث بارش میں پانی سے بھر جاتے ہیں، جس سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے ناندیڑ ریلوے اسٹیشن کے گوکل نگر جانب موجود تنگ خارجی راستے کو کشادہ کرنے اور رات کے وقت اسٹیشن کے اندر آٹو رکشہ کی منظم سہولت فراہم کرنے کے لیے ریلوے پولیس کی مستقل تعیناتی کا بھی مطالبہ کیا۔

ناندیڑ۔ لاتور، ناندیڑ۔ بیدر اور بودھن۔ مکھیڑ۔ لاتور ریلوے منصوبوں کو ترجیح دی جائے

ناندیڑ رینج میں پانچویں روز خصوصی مہم، 60 مقدمات درج
71 افراد کے خلاف کارروائی، 70 لاکھ سے زائد کا سامان ضبط

ناندیڑ، 6 جولائی: ناندیڑ رینج میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے پانچویں روز پولیس نے بھرپور کارروائیاں کرتے ہوئے 60 مقدمات درج کیے اور 71 افراد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی، جبکہ مجموعی طور پر 70 لاکھ 60 ہزار 645 روپے ** مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شاہجی اومپ ** کی ہدایت پر یکم سے 31 جولائی 2026 تک ناندیڑ رینج میں غیر قانونی شراب، ممنوعہ گٹکھا، مٹکا، جوا، منشیات اور غیر قانونی اسلحہ کے خلاف خصوصی مہم جاری ہے۔ پولیس کے مطابق پانچویں روز ** گٹکھا فروخت کرنے والے 4 افراد ** کے خلاف ** 2 مقدمات ** درج کیے گئے اور ان کے قبضے سے ** 7 لاکھ 10 ہزار 815 روپے ** مالیت کا ممنوعہ گٹکھا اور دیگر سامان ضبط کیا گیا۔ اسی طرح مہاراشٹر جواء ممانعت قانون کے تحت 8 افراد کے خلاف 2 مقدمات درج کیے گئے اور ** 2 لاکھ 22 ہزار 330 روپے ** مالیت کا سامان ضبط کیا گیا، جبکہ ** غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے 50 افراد کے خلاف ** 50 مقدمات درج کرکے ** 64 ہزار 110 روپے ** مالیت کی شراب اور دیگر سامان ضبط کیا گیا۔ اس کے علاوہ کوٹپا قانون کے تحت ایک کارروائی سمیت مختلف قوانین کے تحت مجموعی طور پر 60 کارروائیاں انجام دی گئیں، جن کے دوران مجموعی طور پر ** 70 لاکھ 60 ہزار 645 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔

غیر قانونی ریت نکاسی اور ذخیرہ پر چھاپہ، 32.25 لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ: 6 جولائی: ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت ** ناندیڑ دیہی پولیس ** نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے دریائے گوداوری سے غیر قانونی طور پر ریت نکالنے اور ذخیرہ کرنے کے معاملے میں تقریباً 32 ** لاکھ 25 ہزار روپے ** مالیت کا سامان ضبط کرلیا۔ پولیس کے مطابق 5 جولائی 2026 کی شام تقریباً 5:30 بجے خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ** مارکنڈے ** کے مقام پر دریائے گوداوری کے پاٹ میں غیر قانونی طور پر ریت نکال کر ذخیرہ کی جارہی ہے۔ اطلاع ملتے ہی ** پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر ** کی قیادت میں پولیس ٹیم نے موقع پر چھاپہ مار کر کارروائی انجام دی۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن ** میں ** جرم نمبر 829/2026 ** درج کرتے ہوئے ** بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ ** (2)(303 اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو ایکٹ ** کی دفعات (7)48 ** اور ** (8)48 کے تحت دو نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ کارروائی کے دوران پولیس نے تقریباً 32 ** لاکھ 25 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا، جس میں ریت نکاسی کے لیے استعمال ہونے والے دو انجن (تقریباً 6 لاکھ روپے)، 40 بیڑے (ترافے (جن پر مجموعی طور پر تقریباً 80 براس ریت موجود تھی (تقریباً 24 لاکھ روپے ** (اور ** دریا کنارے ذخیرہ کی گئی 45 براس ریت (تقریباً 2 لاکھ 25 ہزار روپے) شامل ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس مقدمے کی مزید تفتیش جاری ہے اور ضلع میں غیر قانونی ریت نکاسی، ذخیرہ اندوزی اور معدنیات کی غیر قانونی نقل وحمل کے خلاف آئندہ بھی سخت کارروائیاں مسلسل جاری رہیں گی۔

ناندیڑ میں ٹریفک رواں رکھنے کے لیے تجاوزات اور غیر قانونی پارکنگ کے خلاف خصوصی مہم، 64 گاڑیوں پر کارروائی

ناندیڑ، 6 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر میں بڑھتی ہوئی ٹریفک بھیڑ کو کم کرنے اور آمد ورفت کو بہتر بنانے کے لیے شہر کی ٹریفک پولیس نے تجاوزات اور غیر قانونی پارکنگ کے خلاف خصوصی مہم چلائی۔ اس دوران 64 گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 54 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ یہ مہم ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن ** کی ہدایت پر چلائی جارہی ہے۔ پولیس کے مطابق شہر کی اہم سڑکوں کے دونوں جانب تجاوزات اور بے ترتیب پارکنگ کی وجہ سے ٹریفک جام اور عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ 6 جولائی 2026 کو ٹریفک پولیس انسپکٹر ماروتی منڈے کی قیادت میں ریلوے اسٹیشن، چھترپتی شیواجی مہاراج چوک، وزیر آباد چوک، ترنگا چوک اور گوردھن گھاٹ پل کے اطراف خصوصی کارروائی کی گئی۔ اس مہم میں ٹریفک پولیس، آر سی پی (RCP) ٹیم اور ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے عملے نے مشترکہ طور پر حصہ لیا۔ کارروائی کے دوران سڑکوں سے تجاوزات ہٹائی گئیں، جبکہ ہاتھ گاڑیاں، پھل فروشوں کی غیر قانونی ریڑھیاں، ٹھیلے اور دیگر رکاوٹیں بھی ہٹائی گئیں۔ اس کے علاوہ غلط طریقے سے گاڑیاں پارک کرنے والوں کے خلاف ** موٹر وہیکل ایکٹ ** اور ** مہاراشٹر پولیس ایکٹ ** کے تحت قانونی کارروائی کرتے ہوئے 64 مقدمات درج کیے گئے اور مجموعی طور پر 54 ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سڑکوں پر تجاوزات قائم نہ کریں، گاڑیاں مقررہ مقامات پر ہی پارک کریں اور ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل کریں۔ پولیس نے خبردار کیا ہے کہ آئندہ بھی قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رہے گی۔

شمالی اسمبلی حلقہ کی ووٹر فہرست نظر ثانی پر کُل جماعتی اجلاس، مختلف تجاویز پیش

ناندیڑ، 6 جولائی: شمالی اسمبلی حلقہ کی ووٹر فہرست کی خصوصی نظر ثانی (SIR) کے سلسلے میں آج اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر کی جانب سے کل جماعتی اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کرتے ہوئے ووٹر فہرستوں کی نظر ثانی سے متعلق اپنے اپنے خیالات اور تجاویز پیش کیں۔ اجلاس میں ** شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے گروپ) **، ونچت بہوجن آگھاڑی، شیندے گروپ، ایم آئی ایم اور دیگر سیاسی جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ ونچت بہوجن کی جانب سے سید احسان (کارپوریٹر کے نمائندے) نے کہا کہ سال 2002 اور 2024 کی ووٹر فہرستوں میں نام، عمر، جنس، دوہرے اندراجات اور مشتبہ ووٹروں سے متعلق کئی خامیاں موجود ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان مسائل کے باعث عوام میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے انتظامیہ باضابطہ وضاحت جاری کرے۔ انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ جس طرح ** بی ایل او (BLO) ** کو فوت شدہ اور دوہرے ووٹروں کے نام حذف کرنے کے اختیارات دیے گئے ہیں، اسی طرح دیگر متعلقہ معاملات میں بھی مقامی سطح پر ابتدائی فیصلہ کرنے کے اختیارات دیے جائیں، جس کے بعد موصول ہونے والے اعتراضات کی سماعت کی جائے تاکہ یہ حساس عمل مقررہ مدت میں مکمل ہوسکے اور عوام کو سہولت ملے۔ اجلاس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ والدین یا الیکشن کمیشن کی جانب سے مقررہ دیگر رشتہ داروں سے منسلک مشتبہ ووٹروں کے معاملات میں بلاوجہ سماعت کے بجائے مکمل جانچ کے بعد بی ایل او کو مقامی سطح پر فیصلہ کرنے کے اختیارات دیے جائیں۔ مزید برآں، بی ایل اوز پر بڑھتے ہوئے کام کے بوجھ کے پیش نظر انہیں دو ماہ کے لیے دیگر فرائض سے آزاد کرکے مکمل وقت ووٹر فہرست کی نظر ثانی کے کام پر مامور کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ اجلاس میں شریک مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے عوامی مفاد میں ان مطالبات پر مشترکہ طور پر انتظامیہ سے مسلسل پیروی کرنے کا فیصلہ کیا۔

رام مندر میں عقیدت مندوں کے نذرانوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف کانگریس کا ریاست گیر احتجاج آج سے شروع
7 جولائی کو ناسک کے کالا رام مندر سے تحریک کا آغاز

ممبئی: ایودھیا کے شری رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دی گئی نقد عطیات، سونے چاندی کے زیورات اور دیگر نذرانوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے ریاست گیر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دی گئی امانت میں مبینہ خرد برد کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ پارٹی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ رام بھکتوں نے ایودھیا کے شری رام مندر کی تعمیر اور ترقی کے لیے لاکھوں کروڑوں روپے، سونے چاندی کے زیورات اور دیگر قیمتی عطیات پیش کیے تھے، لیکن ان نذرانوں میں مبینہ مالی بے ضابطگیاں نہ صرف عوامی اعتماد بلکہ کروڑوں عقیدت مندوں کے مذہبی جذبات پر بھی ضرب ہیں۔ کانگریس نے الزام عائد کیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور آر ایس ایس سے وابستہ افراد نے رام کے نام پر دی گئی امانت میں خیانت کی ہے، جس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات اور ذمہ داروں کو سخت سزا دی جانی چاہیے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں اس احتجاجی مہم کا آغاز 7 جولائی کو صبح 11 بجے ناسک کے تاریخی کالا رام مندر سے کیا جائے گا۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر موہن جوشی، ناسک شہر کانگریس کے صدر نیلیش (بلو) کھیرے، ناسک دیہی شمال کے ضلع صدر رمیش کہانڈولے، ناسک دیہی جنوب کے ضلع صدر بھرت ٹاکیکر سمیت سینکڑوں عہدیداران اور کارکنان شریک ہوں گے۔ کانگریس نے مزید اعلان کیا ہے کہ 9 جولائی سے 14 جولائی تک مہاراشٹر کے تمام اضلاع میں 'رگھوپتی راگھو راجارام' ستیہ گرہ منعقد کیا جائے گا۔ یہ احتجاج مختلف اضلاع کے رام مندروں، شیو مندروں یا ہنومان مندروں میں کیا جائے گا۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے کہا کہ اس ریاست گیر احتجاج کا مقصد عقیدت مندوں کے اعتماد کی بحالی، مذہبی جذبات کے احترام اور اس معاملے میں شفاف تحقیقات کے ذریعے ذمہ دار افراد کو قانون کے کٹہرے میں لانا ہے۔

جے۔سی۔/ایم سی اے/ایس۔ایس۔/سی۔آر-11/2026

ناندیڑ واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن، ناندیڑ

تاریخ: 06/07/2026

عام اجلاس کی اطلاع

ناندیڑ واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن کے معزز میئر کے مورخہ 06/07/2026 کے مکتوب کے مطابق، بدھ، مورخہ 08/07/2026 کو صبح 11:00 بجے منعقد ہونے والا میونسپل کارپوریشن کا عام اجلاس ناگزیر وجوہات کی بنا پر ملتوی کیا جاتا ہے۔

مذکورہ اجلاس کی آئندہ تاریخ اور وقت سے متعلق علیحدہ طور پر اطلاع دی جائے گی۔

لہٰذا تمام معزز اراکین (مرد وخواتین) سے گزارش ہے کہ اس تبدیلی کا نوٹس لیتے ہوئے تعاون فرمائیں۔

(معزز میئر کی منظوری سے)

دستخط شدہ

(ایس۔اجیت پال سنگھ سندھو)

میونسپل سیکریٹری

ناندیڑ واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن، ناندیڑ

بخدمت:

محترم جناب/محترمہ

رکن/خاتون رکن

ناندیڑ واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے عقب عیدروسیہ مسجد، بھوئی گلی، پربھنی 431401 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی۔

Printed, Published & Owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, Ismail Market, Chowk Bazaar, Nanded-431604 and Published at behind Aedrusia Masjid, Bhoi Galli, Parbhani. 431401. Editor: Mohammad Taqui-

POSTAL RGN.NO.NND/13/2024-2026

Email: waraquetazadaily@yahoo.co.in